CHECKED PAGE BOOK
NOT TO BE ISSUED

اخلاق
۲۷۹۴

تہذیب النسا

اخلاق
۲۷۹۴

جسمین عورتون کی تہذیب اخلاق و آداب حسن معاشرت و ضوابط انصرام امور
خانہ داری و دیگر فصائح مفیدہ و حکایات پسندیدہ و طریقہ نشست و برخاست و قواعد
تربیت اولاد وغیرہ مندرج ہین کہ جنکے مطالعے سے زنان نوآموز کو فوائد صلاح دارین

Checked
1987

۷۷۶۸
۱۹۳۳

حاصل ہون

برائے نذر

جناب فضائل مآب فواضل مناقب ہنرگستر علم پرور
صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی واودھ
زبان اردو مین مطابق محاورۂ نسوان مولوی ابوصدالدین احمد صاحب
متخلص بشیفتہ لکھنوی مدرس عربی و فارسی مدرسہ بلرام پور نے
تصنیف و تالیف کی سنہ ۱۸۷۳ع مین
واسطے افادۂ طلبا مدارس و مکاتب سررشتہ تعلیم صوبۂ اودھ
بار سوم سنہ ۱۸۸۲ع

مطبع نامی منشی نول کشور مین مقام لکھنؤ طبع ہوئی

فہرست تہذیب النسا

نمبر مضامین	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ اول
ا	باب اول عورتون کی تہذیب مین	۴
۱	سبق حیا کے بیان مین	۰ ″
۲	سبق عصمت اور پارسائی کے بیان مین . . .	۶
۳	سبق عبادت کے بیان مین	۷
۴	سبق راستی کے بیان مین	۹
	[illegible] کے نقصانون مین . . .	″
	[illegible] بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان مین . .	۱۰
۷	سبق خاموشی اور کم گوئی کے بیان مین . . .	۱۲
۸	سبق خوشخوئی کے بیان مین . . .	۱۳
۹	سبق سخاوت کے بیان مین	۱۴
۱۰	سبق صدقے اور خیرات کے بیان مین . . .	۱۶
۱۱	سبق انجام اندیشی کے بیان مین . . .	۱۸
۱۲	سبق زیادہ سونے کے نقصان مین . . .	۲۱
۱۳	سبق صبر کے بیان مین	۲۲
۱۴	سبق توکل کے بیان مین . . .	۲۴
۱۵	سبق رازداری اور عیب پوشی کے بیان مین .	۲۶
۱۶	سبق رعایت حقوق کے بیان مین . . .	۲۷
۱۷	سبق حمیت کے بیان مین . . .	۲۹

نمبر مضامین	خلاصۂ مضمون	صفحہ
۱۸	سبق حسد کے بیان مین	۳۱
۱۹	سبق نصائح متفرقات مین	۳۲
۲۰	سبق علم کے بیان مین	۳۴
۲۱	باب دوم کھانا پکانے اور کھانے اور سینے پرونے اور	۳۶
۱	سبق کھانا پکانے کے بیان مین	،،
۲	سبق کھانا کھانے کے آداب مین	۳۷
۳	سبق اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کے آداب مین	
	کے بیان مین	۳۹
	لہ اولاد کی پرورش مین	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

زبان عندلیب خامہ واہی ثنا خوان گل حمد خدا ہی
مگر یہ راہ طے ہوتی نہیں ہی کہ چوبین کلک و دشت آتشین ہی
ولا یہ منزل خون جان گزا ہی مفر اس جا سے نعت مصطفےٰ ہی
درود اُنپر اور آل اصحاب پر بھی خدا بھیجے ادھر جن و بشر بھی
ولے ہی نعت بھی ہمپایۂ حمد ادا کیونکر ہو بے سرمایۂ حمد
تو مہر خامشی بہتر دہن پر سکوت احسن سکوت احسن سخن پر
اب آغاز کتاب جانفزا ہی کہ جسکا نام تہذیب النسا ہی

اما بعد صاحبان عقل و کیاست و ارباب فہم و فراست کی خدمت سراپا برکت میں گزارش ہی کہ ہیرگاہ اس خاک پاے آل محمدؐ او حد الدین احمد شیفتہ مدرس عربی

و فارسی مدرسۂ دارالسرور بلرام پور ابن مولوی نعمت اللہ صاحب چشتی قادری
لکھنوی عفی اللہ عنہما نے بعد از تصنیف انشائے فصاحت آفرین و اخلاق شیفتہ
و سہ نثر شیفتہ ہر سہ بزبان فارسی ماہ جنوری ۱۸۷۴ء مین کتاب کیمیائے حکمت
بزبان اُردو حسب الحکم جناب فیضمآب ارسطو فطرت فلاطون فطنت زبدۂ امرائے
نامدار قدوۂ رؤسائے والاتبار منبع سخا و کرم منہل رافت اتم فصاحت فرجام
بلاغت نظام نکتہ رس صبح نفس جادو سخن قدردان ہر علم و فن جملہ علوم مین طاق
علامۂ آفاق صفات جمیلہ سے معمور اخلاق حمیدہ مین مشہور فضل و عطا کے بانی
مبانی جود و سخا مین حاتم ثانی سرداروں کے سردار رئیس ذوی الاقتدار خصائل
پسندیدہ سے پُر کالن اے آربرونگ صاحب بہادر ایم اے
ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودھ دام اقبالہ و ایدجلالہ تالیف کی
اور جناب موصوف نے ازراہ قدردانی قبول فرمائی رئیس المطابع منشی نولکشور صاحب مین
چھپوائی اور کمترین کو حق تالیف عطا فرماکے مالا مال کیا غم و اندوہ دنیوی سے
فارغ البال کیا اسوقت جناب مولوی صاحب کرم فرمائے نیازمندان مصدر
فضل و احسان عالم تحریر فاضل عدیم النظیر علوم ادبیہ مین یکتا فنون انگریزیہ مین
بیمثل و ہمتا پیشوائے علمائے دہر مقتدائے فضلائے عصر وحید الزمن مولوی
ابوالحسن صاحب مترجم محکمۂ ڈائرکٹری دام الطافہ نے فرمایا کہ اگر ایک کتاب
نہایت سلیس خاطر انیس عورتون کے روزمرہ بول چال مین متضمن اخلاق حمیدہ
و اطوار پسندیدہ و دیگر امور خانگی جو عورتون کے حق مین مفید ہون تصنیف و تالیف
ہو کر نذر خادمان صاحب ذیشان ہو کیا عجب کہ پسند ہو کے مجاریۂ مدرسۂ نسوان ہو
لہذا خاکسار نے قلم برداشتہ یہ رسالہ تالیف کیا جو رطب و یابس ذہن ناقص مین آیا
لکھ دیا خدا کرے پسند حضور ہو و در دور مشہور ہو امید ناظرین دقیقہ رس اور مالکان

ملک غفار وحدس سے یہ ہی کہ جسوقت اس مختصر کو ملاحظہ فرمائین اس خیال سے بھی
باز نہ آئین کہ اس کتاب مین بالکل لکھنوی عورتون کی بول چال ہی سرتاپا اُنھین کے
محاورات سے مالامال ہی پس اس صورت مین اگر کوئی غلطی وقوع مین آئی ہو تو عیب پوشی
کرنا سزاوار ہی کیونکہ عیب پوشی خود حق تعالے کا کردار ہی اُسیکا نام ستار ہی بیت

دو کونش یکے قطرہ در بحر علم	گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم

بفحوائے تخلقوا باخلاق اللہ پردہ پوشی انسان پر لازم ہی ورنہ بروز جزا پشیمان و نادم ہی
(خدا کے اخلاق اختیار کرو)
اور ہر انسان سراپا نسیان و خطا ہی وہ کون بشر ہی جو اس عیب سے پاک و مبرا ہی لموکفہ

آدمی نے ہی کچا شیر پیا	ہوتی ہی اُس سے خواہ مخواہ خطا

اللہ تعالے بطفیل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نسخے کو مفید انام فرمائے
مقبول خاص و عام بنائے اور مؤلف کو عذاب آخرت سے محفوظ رکھے اپنی حی محبت کے
نشے مین شاد و محظوظ رکھے بمنہ وکرمہ

قطعۂ تاریخ ہجری نبوی صلعم

ہوا تالیف جسدم یہ رسالہ	کہ دانا عورتون کا رہنما ہی
تو ہجری سال ڈھونڈھا شیفتہ نے	کہا دل نے یہ تہذیب النسا ہی

۱۲۹۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول عورتون کی تہذیب مین
پہلا سبق حیا کے بیان مین

ایک آنوجی صاحبہ ایک محل مین ایک امیرزادی کو پڑھاتی تھین ادب قاعدے بصورت احسن تعلیم فرماتی تھین اتفاقاً ایک روز امیرزادی کی اوڑھنی سر سے سرک گئی آنوجی کی نظر پڑی نہایت خفا ہوئین اور یون فرمانے لگین کہ لڑکی نام خدا باوجودیکہ تجکو دنگنا سال ہی مگر ابھی تک نہ شرم ہی نہ لحاظ ہی اپنے بدن تک کا نہین خیال ہی امیرزادی نے یہ خطاب پر عتاب سُنکے مارے غیرت کے سر جھکا لیا اور اوڑھنی کو سر پر چڑھا لیا تھوڑی دیر کے بعد امیرزادی نے دست بستہ آنوجی سے عرض کیا کہ کنیز امیدوار ہی کہ کچھ شرم و حیا کا بیان فرمایئے خوش خوئی اور شائستگی کی تفصیل اس ناچیز کو بتلایئے کہ حتی الامکان آنکو عمل مین لائے بیوقوفی اور نادانی سے باز آئے۔

آنوجی ج

شرم و حیا بڑی چیز ہی حیا شرمیلا آدمی سارے جہان کو عزیز ہی بلکہ یہ خصلت

بنی آدم ہی باعث انتظا[م] ... شرم ولحاظ کا پردہ درمیان سے اُٹھ جاتا تو کوئی کسی کو
خیال مین نہ لاتا آدمی مش[ک] ... ن کے ہو جاتے جو جی مین آتا عمل مین لاتے شرم کے
فائدے دیکھو کہ والدین اور آقا پ[ر] ... ں کے لحاظ سے بیٹی بیٹا لونڈی غلام کی پرورش
کرتے ہین مُفت خدا اُنکے پیچھے مرتے ہین اور اولاد و خدمتی خردی کے لحاظ سے والدین
اور آقا کی خدمت بجان و دل بجا لاتے ہین تا دم زیست اُنکی اطاعت اور فرمان برداری سے
باہر نہین آتے ہین میان بی بی مین بھی پاس ولحاظ کی وجہ سے باہم کام چلتا ہی الغرض
بھائی برادر اپنے بیگانے ران پڑوس امیر فقیر بادشاہ وزیر دنیا بھر کا کارخانہ اسی سے
نکلتا ہی بعضا کام ایسا ہوتا ہی کہ ہر چند اُسکے کرنے کو جی نہین چاہتا ہی صرف چار آدمیون کے
لحاظ سے عمل مین آتا ہی ؎

لمؤلفہ	
حیا سے انتظام دو جہان ہی	نور اس سے یہ کون و مکان ہی
حیا و شرم سے انسان ہی ممتاز	حیا کرتی ہی ایمان سے سرافراز
اگر رسم حیا اُٹھے جہان سے	ابھی دم بھر مین نظم خلق بگڑے

حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسوقت بندہ گنہگار اپنے گناہون سے شرماتا ہی خداوند کریم
اُسپر رحم آتا ہی شرمساری سبب رستگاری ہوتی ہی آب رحمت الٰہی سے کثافت معاصی کو دھوتی

لمؤلفہ	
ہو کے عصیان سے منفعل عاصی	جس گھڑی زار زار روتا ہی
جوش مین آکے ابر رحمت حق	سب کثافت کو صاف دھوتا ہی

فائدہ بعضی باتین ایسی ہین کہ ہر چند شرع کی رو سے اُنکا کرنا روا ہی مگر شرم ولحاظ کی
وجہ سے اُنکا نکرنا احسن و اولیٰ ہی مثلاً جوان لڑکی اپنے ماں باپ سے یہ کہے کہ میرا
بیاہ کر دو یا بیاہی ہوئی لڑکی کہے مجھے میری سسرال بھیج دو یا ماں باپ کے روبرو

خاوند سے بڑھ بڑھ باتین کرے قہقہہ مارکے ہنسے جو میان بی بی اپنے بزرگون کو بجا لاتے ہین وہ بڑے بختاور ہین اور جو کہ بخت بے ادب ہین وہ کم بختی کا گھر ہین ہو جب مثل با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب ؛

دوسرا سبق عصمت اور پارسائی کے بیان مین امیرزادی سے

آتوجی حیا کے اوصاف زبان مبارک سے سُن کے بخوبی آگاہی حاصل ہوئی اب امیدوار ہی کہ کچھ عصمت اور پارسائی کا حال بیان فرمائیے ؛

آتوجی ح

عصمت و پارسائی بڑی دولت ہی پارسا آدمی کونین مین صاحب جاہ و منزلت ہی اور پارسائی کے یہ معنی ہین کہ باوجود قدرت کے بُرے کامون سے پرہیز کرے خدا کے غضب سے ڈرے اپنا رویان تک غیر مرد کو نہ دکھائے شوہر کی بے مرضی گھر سے قدم باہر نہ لے جائے اگر خود صورت کی بھی اور خاوند نہایت بدصورت ہو تو بھی شکر جناب باری ادا کرنا سزا ہی اُسکی اطاعت اور فرمان برداری بجا لانا حکم خدا ہی ؛

لمؤلفہ

نیک دنیا مین ہی وہی عورت — جو ہی پابند رشتۂ عصمت
جو کہ موصوف پارسائی ہی — مہبط رحمت خدائی ہی

حکایت ایک نیک بخت بی بی ہمارے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی مرید حسن و جمال مین یکتا نور کا پتلا اور اُنکا خاوند نہایت بدصورت دیو کی مورت کالا کولا تنبا کو کا پنڈا اُنکی ایک پڑوسن شیطان کی بڑی بہن نے پوچھا کہ بھلا تجھ ایسی [illegible] اس کالے دیو کی صحبت مین کیونکر جی لگتا ہی تعجب کی جا ہی اُس نیک بی بی کو یہ [illegible] سُن کے بہت غصہ آیا مارے غیظ کے [illegible] یا جواب دیا کہ میرا میان فرشتہ [illegible]

اُسپر خدا کی مہر کی نظر ہی اللہ تعالے کے دریخانے مین لاکھ لاکھ شکر ہی کہ اُسی نے اپنی مہربانی سے ایسے نیکذات فرشتہ صفات کو میرا خاوند بنایا مجکو اُسکی لونڈی گری سے ممتاز فرمایا واہ کیا نیک بی بی تھی حق تعالے حضرت بی بی خاتون جنت کے صدقے مین کُل جہان کی بہو بیٹیون کو یہ درجہ عنایت فرمائے اسی راستے پر چلائے ۔

لمولفہ

دین و دنیا مین وہی ہی نیکنام — زیورِ عصمت سے جو ہی شاد کام
عورتون مین ہی وہی بس خوبتر — پارسائی جسکو ہو مدِ نظر

تیسرا سبق عبادت کے بیان مین
امیرزادی س

آنوجی عصمت اور پارسائی کا بیان سُن کے مین نہایت فیض یاب ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ عبادت کا حال بھی بیان فرمائیے ۔

آنوجی ج

اللہ تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ مین نے جن و انسان کو خاص اپنی عبادت کے لیے بنایا ہی پس انسان کو دن اور رات اُسکی عبادت مین دل سے مشغول رہنا ضرور ہی غفلت و بیہودگی مین بسر کرنا دانائی سے دور ہی اور انسان اللہ تعالے کا بندہ ہی اور مالک اُسی غلام سے خوش رہتا ہی جو ہر وقت تہ دل سے خدمت بجالائے سرکار کے کام سے جی نہ چُرائے دیکھو اگر کوئی تمھاری ماما اصیل لونڈی باندی تمھارے کام مین قصور کرتی ہی تو تمکو کسقدر غصّہ آتا ہی کیسا جی جھنجھلاتا ہی پس خیال کرو کہ تم بھی اسیطرح جب اپنے مالک کی بندگی مین قصور کروگی تو قیامت کے دن کیسے عذاب مین پڑوگی آدمی کو چاہیے کہ ہر دم اپنے پروردگار کے لطف و کرم کو خیال مین لائے اور ایک دم اُسکی عبادت اور بندگی سے باہر نہ آئے کہ اُسنے کیا کیا مرحمت فرمایا ہی تندرست اور توانا بنایا ہی اگر گونگا

بہرا بنانا تو کسکا اختیار تھا اندھا لولا پیدا کرنا تو کسکو انکار تھا اگر ابھی دو پارہ شیطان کے کان بہرے ایک عضو مین فتور ہو تو چین و آرام دل سے دور ہو ٭

لمؤلفہ

ہین وہ نعمتین بخشین کرم سے — کہ شکر انکا نہین ممکن ہو ہمسے
اگر ہر بال ہی تن پر زبان ہو — کہان افضال کا اسکے بیان ہو

حکایت ایک بہشت کی بی بی ہمارے پیر ہین کی یہ دائمی عادت تھی کہ رات کو نفس سے فرماتین کہ یہ آخری رات ہو جہانتک عبادت کرنا ہو کرلے کل دنیا سے کوچ کر جائیگی ہاتھ ملتے رہجائیگی سوائے حسرت و افسوس کے اور کچھ نہ لیجائیگی خدا کو کیا منھ دکھائیگی جب تمام رات عبادت مین بسر ہو جاتی تھی اور نماز فجر کی نوبت آتی تھی تو نفس سے فرماتی تھین کہ بھلا یہ رات تو کٹ گئی خدا خدا کرکے نکل گئی مگر آج دن کو کام تمام ہو عبادت جسقدر کیجاسکے کرلے ورنہ قیامت کے دن خوار و بدنام ہو الغرض اسیطرح نفس کو مثل ضدی لڑکے کے بہلاتی تھین اور شب و روز عبادت مین بسر فرماتی تھین جب غنودگی بہت ستاتی تھی تو یہ بیت انھین یاد آجاتی تھی ٭

بیت

جاگنا ہو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے — پھر پڑا سویا کریگا خاک کے سایہ تلے

فائدہ عابدہ کے یہ معنی نہین ہین کہ بالکل گھر بار چھوڑ کے فقیر نی ہو جاے کاروبار گھر گرستی مین ہاتھ نہ لگائے بلکہ بچے بالون مین رہنا اور عبادت کرنا بڑا کمال ہو اور دنیا چھوڑ کے عبادت کرنا آسان ہو کچھ ایسا نہین محال ہو آدمی کو چاہیے کہ دست باکار رہے اور دل باخداوند گار رہے ٭

لمؤلفہ

ہی وہی آدم ربڑا ہو شمار — جو کہ ہو دل بیار دست بکار

چوتھا سبق راستی کے بیان مین

امیر زادی سے

آنتوجی آپکی مہربانی سے عبادت کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ راستی کے اوصاف بھی بیان فرمائیے ٭

آنتوجی ج

راستی ایک عالم کو پسند ہی سچا آدمی ہر جگہ ارجمند ہی سب کے نزدیک صاحب اعتبار ہی دونون جہان مین اُسکا بیڑا پار ہی قرآن شریف مین جابجا اسکی تعین کی تعریف آئی ہی پیغمبر صاحب نے بھی سیکڑون جگہ انکی مدح فرمائی ہی بزرگون کا قول ہی کہ راستی سب عبادتون کی جان ہی بلکہ اصل ایمان ہی جو آدمی جھوٹھا بد قول ہی اُسکا ایمان بیشک ڈاوان ڈول ہی نہ ہندو ہی نہ مسلمان بلکہ خاصا بے ایمان ہی نہ الی الذی نہ اولی الذی دنیا مین نکو آخرت مین سیاہ رو بقول شخصے نہ راہ کا نہ باٹ کا دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا ٭

لمؤلفہ

راستی کر راستی اے ہوشیار — راستی ہی کرتی ہی ذی اعتبار
راستی کا جو کوئی پابند ہی — دین دونیا مین وہی خرسند ہی
آدمی کو کذب کرتا ہی ذلیل — ہی یہی عادت شقاوت کی دلیل
جو ہی کاذب دو جہان مین خوار ہی — جھوٹھے لوگون پر خدا کی مار ہی

پانچوان سبق ہنسی دل لگی کے نقصان مین

امیر زادی سے

آنتوجی آپکی نوازش سے راستی کے فائدے تو معلوم ہوئے اب امید ہی کہ کچھ ہنسی کے نقصان اور قباحتین بھی بیان فرمائیے ٭

آنتوجی ج

ہنسی دل لگی کرنا بہت بُری بات ہی سراسر بداخلاقی ہی اگر کوئی لڑکی کسی بڑی بوڑھی سے ہنسیگی تو وہ ناراض ہو جائیگی لڑکی ضرور بے ادب کہلائیگی اور جو کوئی جوان کسی لڑکی سے یا بی بی اپنی لونڈی سے دل لگی اختیار کریگی وہ پیر کی جوتی سر پر آئیگی رفتہ رفتہ اُس نگوڑی کا دماغ آسمان پر چڑھ جائیگا اسکا مرتبہ خاک مین ملجائیگا اور اگر برابر والی سے ہنسی ٹھٹھہ ہی تو بھی خواہ مخواہ ایک دن دال روٹی بٹنا رکھا ہی سیکڑون جا سُنا ہی کہ دل لگی کرتے کرتے دوست دلی دشمن جانی ہوگئے ہنسی ہنسی مین سیکڑون گھر کھو گئے ؛

دل لگی ہوتی ہی فساد کا گھر	اس سے ڈرتے رہو بڑا ہی خطر
دل لگی سب وقار کھوتی ہی	یہ چھچھورون کی وضع ہوتی ہی
سیکڑون کوس اس سے دور رہو	ایسی عادت سے تم نفور رہو

چھٹا سبق بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان مین امیرزادی ہیں

آنتوجی ہنسی دل لگی کی قباحتین تو بخوبی معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان بیان فرمائیے ؛

آنتوجی ج

بدگوئی اور عیب جوئی بڑی بلا ہی عورت کے حق مین یہ ایک غضب خدا ہی اللہ تعالے کل جہان کی بہو بیٹیون کو اس سے بچائے یہ مردار عادت اُنکی پرچھائین تک نہ پائے قرآن مجید و حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی کسی کی بدگوئی زبان پر لاتا ہی وہ گویا اسنے اُسکا گوشت کھاتا ہی الغرض یہ کمبخت عادت سب بُری عادتون سے بدتر ہی قرآن اور حدیث مین اسکی بُرائی بھری ہی ؛

بیت

کسی کی بدی تو نکر عیب ہی	کہ اسکا خدا عالم الغیب ہی

فائدہ بہو بیٹی کو چاہیے کہ سسرال کی برائی میکے مین اور میکے کی سسرال مین ہرگز نکرے ادھر اودھر کی لگائی بجھائی مین نرہے جو کمبخت ایسا کریگی بلا مین پڑیگی نیک بخت وہ ہی جو دونون کل کی لاج رکھے دونون جگہ کی بھلائی اپنی نیک بختی سمجھے اور اپنے خاوند کا گلہ شکوہ کسی اپنے بیگانے سے کرنا بہت بری بات ہی باعث ظہور گوناگون آفات ہی جس کمبخت کا یہ کام ہی وہ دونون جہان مین خراب و بدنام ہی خاوند اگر جہان بھر کا برا اور بدمزاج اور نکھٹو ہو لیکن عورت کو اسی کا دم بھرنا چاہیے اور ہر صورت مین اسکی تعریف کرنا چاہیے ۔

لمولفہ

بدی دشمن کی بھی ہرگز نکرنا	بری یہ بات ہی تم اس سے ڈرنا
یہ دنیا بھر کے عیبون سے ہی بدتر	گنہ اس سے نہین ہی کوئی بڑھ کر

حکایت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند حضرت اسمعیل کے دیکھنے کے واسطے اُنکے مکان پر تشریف لے گئے صاحبزادے کو نہ پایا بہو سے دریافت فرمایا اُنھون نے ناک بھون سکوڑ کے جواب دیا کہ روزی کی تلاش مین جنگل کی طرف گئے ہین اگر کچھ شکار وکار ملگیا تو لاوینگے ورنہ شام کو خالی ہاتھ جھلاتے آوینگے ملا تو روزی ہی نہین تو روزہ ہی حضرت ابراہیم کو اُنکا یہ کلام بہت ناپسند آیا اور اپنے دل مین فرمایا کہ یہ عورت بڑی ناشکری ہی سراسر برائیون سے بھری ہی ہر شخص سے اپنے خاوند کا گلہ کرتی ہی خدا سے نہین ڈرتی ہی اُس سے فرمایا کہ جب تمھارا شوہر آئے تو ہمارا سلام اور یہ پیغام کہدینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالو یہ نہایت خراب ہی ہمارے نزدیک اسکا رکھنا [illegible] ناصواب ہی غرض جب حضرت اسمعیل دولتخانے پر تشریف لائے تو بی بی سے پوچھا آیا تھا اُسنے کہا ہان ایک بڈھا مردوا آیا تھا تمکو سلام کہ گیا ہی اور یہ [illegible]

کہ تمہارے دروازے کی دہلیز مین فتور ہو اسکا بدل ڈالنا پڑیگا ہی حضرت اسمعیل نے یہ بات سنتے ہی فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد ماجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور میرے دروازے کی دہلیز تو ہی شاید انھون نے تیرے اخلاق مین کچھ فتور پایا تیری سنبدھی کا سکم لگایا اب مجکو تیرا چھوڑنا ضرور ہی ہی تن محض بے اختیار ہون مقام مجبوری ہی ذرا خواب خرگوش سے بیدار ہوا اپنا چلتا دسنہ ہاتھ سے اور غصہ مین نہ پڑ تھوڑے دنون کے بعد حضرت ابراہیم پھر بیٹے کے گھر تشریف لائے اُنکی دوسری بہو بزرگ جان کے بڑی تعظیم وتکریم سے پیش آئین جو کھانا وقت پر حاضر تھا حضرت کے آگے لائین حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ کہو تمہاری روزی روزگار کا کیا نقشہ ہی خوش ہو کے جواب دیا کہ آپکی دعا سے ہر طرح سے فضل خدا ہی اُسکے دریخانے مین لاکھ لاکھ شکر ہی کہ بے منت وآرزو کسی مخلوق کے حضرت اسمعیل ہر روز شکار کر لاتے ہین ہم آب زمزم مین پکا کے خوشی خوشی کھاتے ہین حضرت ابراہیم اپنی بہو کی یہ عادت دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ہمارا سلام کہنا اور یہ مبارکباد دینا کہ اب تمہارے دروازے کی دہلیز بہت خوب ہی کہ نہایت محبوب ہی بشکر خدا بجالاؤ اُسکی دلداری سے ہرگز ہرگز باز نہ آؤ القصہ جب حضرت اسمعیل گھر مین تشریف لائے تب اُنکی بی بی نے سب حال بیان کیا سلام و پیغام کہدیا حضرت اسمعیل نے بہت خوشی سے فرمایا کہ وہ حضرت میرے پدر بزرگوار تھے اُنھون نے تمہاری سفارش کی ہی دروازے کی دہلیز سے تمھین کو مشابہت دی ہی پس مجکو بدل وجان اُنکی فرمان برداری منظور ہی تمہاری خاطرداری ضرور ہی ٭

لمعۂ نقشہ

جو کہ عورت عاقل و ہشیار ہی	ہر طرح شوہر کی تابعدار ہی
گر یہ شوہر ہو سراپا شور و شر	کر کے اغماض عیب سے دیکھے ہنر

ساتوان سبق خاموشی اور کم گوئی کے بیان مین

امیرزادی سے

آتو جی بدگوئی اور عیب جوئی کی برائیان تو سنکے جی لرز گیا اب امیدوار ہون کہ کچھ خاموشی اور کم سخنی کے فائدے بیان فرمائیے ٭

آتو جی ج

خاموشی عقلمندی کا نشان ہی چڑبڑ چڑبڑ بیہودہ باتین کرنے والا محض نادان ہی زیادہ گو عورت ہر وقت دھوکھا کھاتی ہی ہر جگہہ ہنسی جاتی ہی اگر بہو بیٹی اس بات کو عمل مین نہ لائیگی ساس نندون کے طعنے کھائیگی ٭

حدیث مین آیا ہی کہ بیفائدہ باتین نکرنا اور خاموش رہنا بھی ایک طرح کی عبادت ہی دین و دنیا کے رنج و غم سے وسیلہ نجات و سلامت ہی کیونکہ سب بلائین بولنے ہی سے پیدا ہوتی ہین آدمی کو دارین سے کھوتی ہین ٭

لمؤلفہ

سنگ و آہن کی طرح ہی یہ زبان	ہر گھڑی ہر حال مین آتش فشان
گھر کے گھر ہین کر دیے اسنے خراب	ایک عالم کے کیا دلکو کباب

فائدہ جب دو آدمی آپس مین باتین کرتے ہون تو انکے درمیان مین دخل دینا محض نادانی ہی حماقت کی نشانی ہی جو عورت ایسا کریگی ٹوکی جائیگی چار عورتون مین کھسیانی ہوگی اپنا سا منھ لے کے رہجائیگی ٭

آٹھوان سبق خوشخوئی کے بیان مین

امیرزادی سے

آتو جی خاموشی کا حال تو بخوبی معلوم ہوا اب امیدوار ہون کہ کچھ خوش خوئی کے اوصاف بھی بیان فرمائیے ٭

آتو جی ج

خوش خوئی اور خوش خلقی ایک لعل بے بہا ہی اسکا خریدار جا بجا ہی خوشخو ہر شخص کا پیارا ہی ایک عالم کی آنکھون کا تارا ہی خوش خوئی بزرگی کا نشان ہی یہ عادت انبیا اولیا کی پہچان ہی ہنسی پیشانی اقبال و دولت کی نشانی ہی بسورتی صورت مونہ قہر ربانی ہی ہر شخص اُسکی صورت دیکھ کے نفرت کرتا ہی اُس سے بات کرتے جی ڈرتا ہی جو میان بی بی آپس مین ہنسی خوشی رہتے ہین ہر جگہ اونکی واہ واہ ہی ہر شخص کو اُنسے ملنے کی چاہ ہی تُرشروئی کم بختی کا نشان ہی نک چڑھا آدمی مثل شیطان ہی ٭

لمؤلفہ

خوے خوش ہوتی ہی مقبول جہان ہی شگفتہ رو سے ہر کس شادمان
حسن یوسف خوبی انسان نہین خوے خوش ہی فخر انسان بالیقین

فائدہ عورت کو چاہیے کہ اپنے خاوند سے ہنس کے بات کرے اگر کوئی کام اپنی مرضی کے خلاف بھی ہوا ہو تو اُسکے پیچھے نہ پڑے اگر ہر وقت چائین چائین مچائے جائیگی اُس بیچارے کی جان ضیق مین پڑ جائیگی جب اُسکی بدخوئی سے عاری ہو جائیگا مجبور ہو کے اُس سے ہاتھ اُٹھائیگا دھتا بتائیگا پھر پچھتائیگی پڑی جھک مارینگی اپنا سر کھائیگی ٭

لمؤلفہ

خوے بد عورت کے حق مین زہر ہی تُرشرو عورت خدا کا قہر ہی
ہی وہ شوہر کے لیے آزار جان دے خدا دیدار سے اُسکے امان

نوان سبق سخاوت کے بیان مین
امیرزادی س

التوجی آپکی برکت سے خوش خوئی کے صفات تو بخوبی لونڈی کو معلوم ہوے اب امیدوار ہی کہ کچھ سخاوت کا حال بیان فرمائیے ٭

التوجی ج

سخاوت ایک عجیب صفت ہی کہ جسمین ہو اُسپر ہمیشہ خدا کی رحمت ہی سخی ہر جگہہ فتح پاتا ہی بخیل ہر وقت زک اُٹھاتا ہی بقول شخصے سخی کا ہر جگہہ بول بالا ہی سوم بخت کا مُنھ کالا ہی سخی کا ہر شخص بے واسطے ذکر کرتا ہی بخیل کا انسان نام لیتے ڈرتا ہی ٭

لمؤلفہ

سخی لاریب محبوب خدا ہی — سخی پر فضل حق لاانتہا ہی
سخی ہر حال مین ہی شاد و خرم — سخی کی آرزو حاصل ہی ہر دم
سخی کا نام وردِ ہر زبان ہی — سخی پر مہربان ہر کس بجان ہی

خیال کرو کہ حاتم سخی نے ہمکو کیا دیدیا ہی اور قارون بخت نے ہمارا کیا چھین لیا ہی جو حاتم کی ہر وقت صفت و ثنا ہی اور قارون پر لعنت و تبرا ہی صرف وہ اپنی سخاوت سے سب کے نزدیک نیکنام ہی اور وہ دوسرا اپنی کنجوسی مکھی چوسی سے ناکام ہی ٭

لمؤلفہ

جو سخاوت کرے گا دنیا مین — نیکنامی سے ہوگا وہ مشہور
اور جو کم بخت ہی بخیل کوئی — لعنت اُسپر کریگی خلق ضرور

روایت سخاوت جنت مین ایک درخت کا نام ہی دریاے رضاے الٰہی کے کنارے اُسکو قیام ہی شاخین اُسکی خوش خوئی پتے اُسکے حق تعالے کی رضا جوئی پھول اُسکے نیکنامی پھل اُسکے خیر انجامی ٭

لمؤلفہ

سخاوت واہ واکیا نونہالِ باغ جنت ہی — جو ہو اُسکا نگہبان مظہر عز و شرافت ہی

حکایت ایک شخص نے چند ہزار دینار حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت بابرکت مین نذر کیے آپ نے سخاوت کی راہ سے اُسی وقت للہ بانٹ دیے لونڈی نے عرض کیا کہ حضور کچھ روزہ کی افطاری کے واسطے بھی رکھا ہی فرمایا اسوقت

تو سب بانٹ دیا اب شام کا خدا ہی ٭

لمؤلفہ

سخاوت جسکی عادت ہی عزیزو | وہی پیارا پیارا ہی خدا کا

دسوان سبق صدقے اور خیرات کے بیان مین

امیر زادی س

آتوجی آپکی مہربانی سے سخاوت کے اوصاف تو سُنکے دل نہایت شاد ہوا اب امیدوار ہون کہ صدقے اور خیرات کا کچھ حال بھی بیان فرمائیے ٭

آتوجی ج

صدقہ اور خیرات انسان کے واسطے ایک بڑی ڈھال ہی صدقہ دینے والے کا کسی طرح کا بال بیکا نہین ہوتا وہ دونون جہان مین خوشحال ہی اور خیرات کے یہ معنی ہین کہ آدمی جیتے جی ایسا کچھ نیک کام کر جائے کہ دنیا مین اُسکا نام رہجاے جسے خدا سے تو کنوئین اور تالاب کھدوائے پل اور سرائین بنوائے مدرسے جاری کرے مسجدون اور عبادت خانونکی طیاری کرے بقول حضرت سودا ٭

نظم

رہ کے دنیا مین کیجیے وہ فکر | بعد کوئی کرے بخوبی ذکر
یہ لباس حیات فانی ہی | نقش بر آب زندگانی ہی
آگے کرتے تھے آدمی وہ کام | جسکے باعث رہے ہمیشہ نام
کرتے تعمیر اہل مکنت وجاہ | پل ومہمان سرائے ومسجد وچاہ

فائدہ تین چیزین سبب بقاے نام ہین دنیا مین آدمی کی قائم مقام ہین ٭
ایک بھوکے کھون کا پیٹ بھرنا ننگون کی تن پوشی کرنا اگر ہوسکے تو کچھ زمین
سرائے وقف کر جائے کہ اپنے بعد اُسکی آمدنی محتاجون کے کام آئے ٭

دوسرے خیرات دائمی جیسے کنوان تالاب مسجد مدرسہ دارالشفا وغیرہ ۔

تیسرے اولاد صالح - جسکو اچھی طرح پڑھایا لکھایا ہو نیک راہ پر چلایا ہو ۔

حکایت ایک ظالم بادشاہ نے قطعی حکم لگایا شہر بھر مین ڈھنڈھورا پٹوایا کہ اگر کوئی شخص بے کچھ فقیر کو دیگا تو اپنا کیا پائیگا دونون ہاتھ قلم کروا کے شہر سے نکلوا دیا جائیگا اتفاقاً اُسی روز ایک فقیر بھوک کے ہاتھون سے کمال تنگ آیا - مجبور ہو کے ایک نیکبخت عورت کے آگے ہاتھ پھیلایا - اُسنے کہا شاہ جی کیا آپ نے نہین سُنا ہی کہ آج جہان پناہ کا کیا حکم لگا ہی اُسنے رو کے کہا مائی سب سُنا ہی مگر کیا کرون ناچار ہون تین دن سے رزق کا مُنھ نہین دیکھا بھوک کے مارے بیقرار ہون اُس نیک بندی کو رحم آیا جھٹ پٹ دو روٹیان پکا کے فقیر کو کھانا کھلایا اور کہنے لگی کہ اب بادشاہ کے جو جی آئے میرے واسطے حکم لگائے چاہے ہاتھ کٹوائے چاہے سر پر آرے چلائے مجھے ترس آتا ہی مجھسے بھوکا نہین دیکھا جاتا ہی ہرکارون نے اُسیوقت پرچہ لگایا بادشاہ نے پکڑ منگوایا فوراً دونون ہاتھون کو قلم کیا شہر سے نکلوا دیا اون بیچاری آفت کی ماری کی گود مین ایک دودھ پیتا بچا تھا جنگل کی دھوپ مین مارے گرمی کے دودھ خشک ہوگیا تو بغیر دودھ کے پھلون پھلون کرتا تھا مارے بھوک کے مرتا تھا گرمی کی شدت سے اُس بیچاری بیکس بے بس کو تشنگی نے ستایا اُس کف دست بیابان مین ادھر اودھر تلاش کیا بڑی مشکل سے ایک تالاب نظر آیا ہانپتی کانپتی وان تک پہونچی جیسے ہی تالاب مین پانی پینے کو جھکی لڑکا پانی مین گر پڑا نکالنے کی سو سو تدبیر کین کچھ بس نہ چلا محض بے اختیار تھی اولاد کی ماتا مین زار و قطار روتی تھی بیقرار تھی اکبارگی دو آدمی عمدہ پوشاک پہنے اسکے سامنے آئے اور دلاسا دے کے پوچھا کہ تجھکو اسقدر کیون پریشانی ہی ایسی کون سی آفت ناگہانی ہی اُسنے اپنی سب رام کہانی بیان کی جو حقیقت تھی رو رو کے عیان کی فوراً اُنمین سے ایک شخص

تالاب مین کود کے لڑکے کو صحیح سلامت ہنستا کھیلتا نکال لایا در[illegible] اپنا ذرا سا لب لگا کے اُسکے دونون ہاتھون کو بدستور بنایا پھر اُس عورت سے پوچھا کہ تو نے مجکو پہچانا اُسنے کہا نہین کہا ہم دونون وہی فقیر کی دی ہوئی دو روٹیان ہین اب تو کچھ نہ گھبرا ہم تیری مدد پر مستعد بدل وجان ہین ٭

واہ واہ سبحان اللہ صدقہ وخیرات بھی کیا وقت پر آڑے آتی ہی اُسکے باعث سے آئی بلا ٹل جاتی ہی صدقہ دیا رد بلا ایسے ہی مقامون پر آیا ہی پیغمبر صاحب نے راست فرمایا ہی ٭

المؤلفہ

مخیّر دو جہان مین شادمان ہی	مخیّر پر خدا خود مہربان ہی
مخیّر ہر گھڑی ہی فارغ البال	خدا کا فضل ہی اسپر بہر حال
مخیّر کے دلی مقصد ہین حاصل	مخیّر سے ہی خوش ہر شخص کا دل
مخیّر کی ثنا ہی ہر زبان پر	خدا مداح ہی اُسکا مقرر

گیارھوان سبق انجام اندیشی کے بیان مین امیرزادی س

آنوجی آپکی عنایت سے صدقے اور خیرات کے فائدے تو بخوبی معلوم ہوے اب امید وار ہون انجام اندیشی کے فائدے بیان فرمائیے۔

آنوجی ن ج

انجام اندیشی عقلمندی کی نشان ہی جو عورت انجام اندیش نہین ہی نادان ہی بہو بیٹی کو انجام کا خیال ہو تو اقبال ہی سارے کنبے مین آبرو دار ہی اپنے بیگانے پاس پڑوس مین صاحب اعتبار آدمی کو چاہیے کہ جتنی چادر ہو اتنی ہی پیر پھیلائے ذرا مین بھول نہ جائے جس گھر کی عورت تھوڑی دولت پاکے اترائی مارے شیخی کے لٹّے تلّے اُڑا[illegible] وہان خیر انجامی خام خیالی ہی اُس گھر کا

والی ہی فضول خرچ آخر کو محتاجگی سے ہلاک ہی چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاک ہی

المؤلفہ

عزیزو جو کوئی انجام بین ہی — کف افسوس وہ ملتا نہین ہی
سدا رہتا ہی وہ شادان و فرحان — زمانے سے نہین ہوتا ہی نالان

حکایت شہر لکھنؤ مین ایک امیر کی دو لڑکیان تھین بڑی کا نام نصیبن اور چھوٹی کا افضل نصیبن بڑی بدنصیب زمانے بھر کی پھوہڑ اور حماقت شعار تھی اور افضل سب پر افضل گرستی کے کام کاج مین نہایت ہنرمند اور ہوشیار تھی لوگ جب چھٹنے مین نصیبن کو سمجھاتے کہ بیٹی کچھ کام کرو دو گھڑی تلوا لگا کے کچھ سینا پرونا سیکھو نہین تو سسرال مین نام رکھواؤگی میکے والونکو باتین سنواؤگی تو کہتی تھی کہ ہماری بلا سیکھے کیا اللہ نے ہمین کسی غریب کی بیٹی بنایا ہی کسی نگوڑے اوتنے کے یہان پیدا فرمایا ہی ہمارا روپیہ سلامت رہے ہم اپنا زر دینگے اورون سے کام لینگے اور افضل ہمیشہ سینے پرونے جالی کشیدے مین مشغول رہتی تھی گڑیان گڈون کھیل کود کو فضول کہتی تھی کہین کامدانی مین نئی نئی طرح کے بیل بوٹے بناتی تھی کہین چکن مین اپنی شعورداریان دکھاتی تھی اسی طرح کھانے پکانے مین ہنرمند اور بڑی اوستاد چیلی نورمحلی سے لیکے دال پکانے تک کے کئی کئی طریقے اوسے یاد غرضکہ افضل ہر امر سے واقف کار تھی سلیقہ شعار تھی اور نصیبن بڑی خیلا اور مغرور تھی عقلمندی سے دور تھی اتفاقاً دونون کی نسبت ایک ہی گھر مین قرار پائی دونون بیاہ گئین جہیز مین دولت بیشمار پائی اب دیکھیے خدا کا کرنا کیا ہوتا ہی کہ نصیبن کا دولھا بھی بڑا بھونڈا اور مغرور بیوقوف تھا اور افضل کا میان بڑا عالم فاضل عقلمندی مین مشہور و معروف تھا اُنکے ماں باپ نے جو دیکھا کہ بڑا بیٹا اور بہو بیوقوفی سے معمور ہین انجام اندیشی سے کوسون دور ہین روپیہ پیسا چُرا چُرا کے اُڑاتے ہین اور چھوٹا بیٹا اور بہو مفت مین مثل گھن کے

گیہون کے ساتھ پسے جاتے ہین اُنکو یہ انداز نہایت ناپسند آیا دونون کو علیحدہ کردیا
مال و دولت دونون کو تقسیم کرکے بڑھیا بڈھے نے کعبۂ شریف کا راستہ لیا یہان
نصیبن اور اُسکے خاوند نے جو دولت و مال بیشمار پایا فضول خرچی کا لگا لگا یا میان نے
عیاشی پر کمر باندھی بی بی نے بیوقوفی کی دُھن باندھی آج کیا بی بی کی صحنک ست جگا
کل کیا جناب امیر کا کونڈا پرسون اور کچھ واہیات ہی اسی طرح خوب گلچھرے اُڑنے
منفت خورون نے احمق بنا کے خوب ہتے لگائے تھوڑے دنون مین جو مال تھا
سب اُڑا دیا مفلسی نے آکے مجرا کیا اور افضل کو جو اتنی دولت ہاتھ آئی اُسنے
میان کو سوداگری کی صلاح بتائی اُسنے تجارت کا اسباب خرید کے مسافرت کی راہ لی
قضا یہ نے یاوری کی ایک ولایت مین پہونچا یا وہان کے بادشاہ کو اُسکا مال پسند آیا
منہ مانگی قیمت دے کے خرید فرمایا جب اُسنے اُس مال مین خاطر خواہ نفع پایا عقلمندی سے
اُس ملک کی عمدہ عمدہ چیزین خرید کے اپنے شہر مین لایا یہان آکے اُسمین بھی بہت
منفعت پائی تگنے چوگنے کی نوبت آئی اور یہان بی بی نے میان کے پیچھے یہ ہنرمندی کی
کہ سو سو دو دو سو کی کامدانی اور چکن کے دوپٹے اور انگرکھے اور پچاس پچاس روپے کی
ٹوپی کاڑھ کے رکھدی میان کو بی بی کی شعورداری نہایت پسند آئی بہت تعریف فرمائی
غرض دونون نے اپنی عقلمندی سے بہت سامان جمع کیا ایک بڑا علاقہ خرید لیا
امیر کبیر ہوئے صاحب عزّ و توقیر ہوئے عمدہ عمدہ مکان اور مسجدین اور مدرسے بنائے
سیکڑون دارالشفا اور خیراتخانے مقرر فرمائے۔ ادھر نصیبن اور اُسکا میان
جب مفلسی سے نہایت حیران ہوئے فاقون کے مارے ہلکان ہوئے بہت گھبرا
افضل کے گھر آئے افضل کو بڑی بہن اور جیٹھ کی یہ تباہ حالت دیکھ کے رونا
اُنکی نادانی پر افسوس کھایا اور کہا باجی جان اسی دن کے واسطے اتنی جان
سمجھاتی تھیں انجام اندیشی فرماتی تھیں مگر اُسوقت کچھ آپکے خیال مین نہ آیا آخر

کیا پھل پایا خیر گذشتہ را صلوات اب کچھ فکر نہ کیجے جو آپکے غلامون کو درکار ہو یہ سب گھر بار کسکا ہی آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی غرض افضل نے بخوبی آنکی خدمت و مدارات کی فقر و فاقے سے انھین نجات دی ۔

المؤلف

غرض انجام بینی ہی ہی کیا شے — وہ ہی ہمت ز جو انجام بین ہی
ولے کم بخت غفلت وہ بلا ہی — کہ غافل مرض نقصان سدا ہی
محبتو عمر غفلت مین نہ کھونا — کبھی انجام سے غافل نہ ہونا

بارھوان سبق زیادہ سونے کے نقصان مین امیرزادی سے

آلوجی آپکی مہربانی سے انجام اندیشی کے فائدے بخوبی دریافت ہوئے اب امیدوار ہی کہ ذرا بیداری اور ہوشیاری کی خوبیان اور زیادہ سونے اور غفلت کی برائیان زبان مبارک سے بیان فرمائیے ۔

آلوجی ج

ہوشیاری اور بیداری بھی انسان کے حق مین اکسیر ہی ہوشیار آدمی صاحب جاہ و توقیر ہی غافل ہر گھڑی دھوکا کھاتا ہی ہر جگہ نقصان اٹھاتا ہی زیادہ سونا عمر و دولت کو گھٹاتا ہی اقبال کو نحوست کی چادر اوڑھاتا ہی یہی کم بختی کا قصہ ہی زیادہ سونے والی عورت نیستی خوری سر بسر ہی ۔

حکایت شہر لکھنؤ محلہ سبزی منڈی مین ایک عورت بیخبر ہونے سونے کی تھی نیند مین اسکو اپنے بدن تک کی خبر نہوتی تھی ایک روز انکے میان کہین رات مین گئے بی بی سے تاکید کر گئے کہ خبردار جی غافل نہونا گھوڑے بیچ کے نہ سونا بی بی نے کہا تمھارے مین ہوشیار ہون کچھ تمھارے کہنے کی حاجت نہین ہی مین خود

خبردار رہون میان تو اودھر گئے بی بی نے چادر تان لیا بیخبر ہوکے سونا شروع کیا چورون نے جو کسی کی آہٹ نہ پائی دیوار مین سیندلگائی سارا گھر اچھی طرح موسا کوئی نہ منکا جسے کہ بی بی کے سب کپڑے اوٹا رلیے لے لوا کے اپنے گھر چلدیے صبح کو بی بی کی جو آنکھ کھلتی ہی تو کیا دیکھتی ہین کہ ننگی مادرزاد پڑی ہین گھر سارا بھانبھا ہا ہی کچھ اسباب خانگی نظر نہین آتا ہی کچھ بن نہ آئی پلنگ کی چادر اٹھاکے تہمد بنائی محلے والون کو پکارنے لگی بے فائدہ چیخین مارنے لگی سب اہل محلہ جمع ہوے ادھر ادھر لوگون کو دوڑایا چورون کا کچھ پتا نہ پایا ٭

المؤلفہ	
عجب سونا نہایت ہی برا	سخت ہوا انجام ہی اسکا کہا
بیخبر ہر وقت رہتا ہی مول	بیخبر کو کچھ نہین ہوتا حصول

فائدہ عورت کو چاہیے کہ صبح نور کے تڑکے اٹھکے گھر بار کا کام کاج کرے ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک پلنگ پر پڑی نہ رہے ٭

المؤلفہ	
صبح کا سونا ہی بدای بیگنام	نیستی آتی ہی اس سے لاکلام

تیرھوان سبق صبر کے بیان مین امیرزادی س

آلوجی بیداری اور ہوشیاری کے فائدے تو معلوم ہوے اب امیدوار ہون کہ کچھ صبر کا حال بیان فرمائیے ٭

آلوجی ج

صبر کلید فرحت و سرور ہی صابر رنج والم سے دور ہی صبر بلا سے چھڑاتا ہی منزل مقصود کو پہونچاتا ہی قرآن شریف مین آیا ہی کہ صابر کا اللہ یار ہی آخرت

اسکا اجر بیشمار ہی ۔

لمؤلفہ

آدمی کو صبر کرنا ہی عزیز
صبر بھی ہو واہ کیا خوب چیز
ہو نہ اصابر پہ دائم مہربان
ہر دو عالم مین ہی صابر شادمان

فائدہ صبر کے یہ معنی ہین کہ جو مصیبت پیش آئے جھیل جائے واویلا نہ مچائے حرف شکایت زبان پر نہ لائے ۔

لمؤلفہ

جو سختی کرے ہو نامہربان پر
کہ ہونگی مشکلین آگے کو آسان
خدا ہمیشہ کریگا مہربانی
کریگا دور سب اندوہ جانی
برآئینگے تمھارے دل کے مقصود
مرادین دو جہان کی دیگا معبود

حکایت ایک بی بی تھین کہ انکو ایکبارگی بڑی بڑی چند بیماریون نے ستایا چھ برس تک بچھا نہ چھوڑا مردے سے بدتر بنایا دیکھنے والون کو انکے حال پر رحم آتا تھا دیکھ کے آنسو ٹپک پڑتے تھے دل لرز جاتا تھا مگر وہ بی بی ہمیشہ ہنسی خوشی الحمد للہ الحمد للہ کہے جاتی تھین بیماری کی شکایت زبان پر نہ لاتی تھین اگر کوئی پوچھتا کہ بی بی کیا ہی تو بخوشی تمام فرماتی تھین کہ بہر نوع شکر خدا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکو ان بیماریون سے تکلیف نہین ہی فرمایا کہ صبر کے ثواب کی خوشی مین میری کچھ حالت عجیب ہی دل باغ باغ ہی شادی مرگ عنقریب ہی ۔

لمؤلفہ

وہی ہی سب سے بہتر نیک مضمر
جو راضی ہو ولا اسکی رضا پر

حکایت ایک امیرزادے نے انتقال کیا باپ نے مارے غم کے [illegible] مارنے صبر اختیار کیا ثواب آخرت کا دل کو امیدوار کیا مگر باپنے انکا [illegible]

غم مین ڈار حسین مار مار کے چلاتا تھا دیوارون سے سر کو ٹکراتا تھا بی بی ہر چند سمجھاتی تھی مگر محبت کے جوش سے ایک بات اُسکے خیال مین نہ آتی تھی باوجودیکہ پانچ روز کا عرصہ بھی گذر گیا مگر امیر ویسا ہی بیقرار تھا زندگی سے بیزار تھا مکان کے صحن مین ایک بہت اچھا پائین باغ تھا بہشت برین کو اسکا داغ تھا ہر چمن گلزار ہر تختہ سدا بہار ایک دن بی بی نے کہا کہ اجی رنج کرنا فضول ہی بھلا اس سے کیا حصول ہی اللہ کی مرضی پر واویلا کرنا بیجا ہی مالک کی رضا پر راضی رہنے ہی مین کچھ بھلا ہی ذرا چلو باغ مین ٹہل آؤ بہت غم نکرو دل بھلاؤ غرض ہر بردستی میان کو چمن کی طرف لے آئی جو ہی خوب پھولی تھی اُسکی بہار دکھائی میان نے ایک پھول توڑنے کا ارادہ کیا بی بی نے ہاتھ روک لیا اُسنے تیوری چڑھاکے بی بی کے ہاتھ کو جھٹکا اور ایک پھول توڑا بی بی نے کہا کہ کیون جی تمنے بیچاری جوہی کا پھول بیدردی سے توڑ لیا ذرا بھی خیال نکیا اور تمھارا پھول جو تمھارے باغبان یعنی خدائے تعالے نے توڑا تو تمنے کیون اُسکی رضا سے منھ موڑا جسطرح ان درختون کا انسان بونے والا اور نگہبان ہی اُسی طرح ہم درختون کا حق تعالے باغبان ہی جب انکا پھول توڑنے مین ہم لوگون کو درد نہین آتا ہی پس جو باغبان حقیقی نے تمھارا پھول توڑا تو کیون صبر نہین کیا جاتا ہی امیر کو یہ بات پسند آئی غم سے نجات پائی ❊

لمولفہ	
صبر بختی مین سب سے اولے ہی	بس یہی قول شیفتہ کا ہی
جو کرے حق اُسی مین خیر ہی بس	ماسوا اُسکے اور سب ہی ہوس

چودھوان سبق توکل کے بیان مین

امیر زادی ہن

آنتو جی صبر کی بزرگی تو آپکی کرم فرمائی سے بخوبی دریافت ہوئی اب ابتدا ہی

کہ کچھ توکل کا حال بیان فرمائیے ۔

آتوجی ج

جو آدمی دولت توکل سے مالامال ہو وہ بہرحال خرم و خوشحال ہو خدا اسکے سب کام بناتا ہو وہ کسی طرح تکلیف نہین اُٹھاتا ہو اور توکل کے یہ معنی نہین ہین کہ تدبیر سے ہاتھ اُٹھائے سینے پرونے محنت مزدوری سے باز آئے بلکہ یہ ہین کہ جو آسایش یا تکلیف پیش آئے اسکو من جانب اللہ جان کے کچھ نہ کمنائے مفلسی ہین خاوند کی جان نہ کھائے اور بچارے کو کورا نہ بنائے بلکہ یہ کہے کہ کچھ وجہ حلال سے میسر آئے تو گھر مین لانا حرام چیز مین ہاتھ نہ لگانا ہمکو حرام کی کمائی ناگوار ہو توکل ہی بہتر ہو متوکلون کا کفیل پاک پروردگار ہو ۔

حکایت ایک بزرگ کہین کے سفر پر تیار ہوئے اپنی بی بی سے پوچھا کہ تمکو کسقدر خرچ کی ضرورت ہو اُس بی بی نے کہا کہ پہلے یہ بتلایئے کہ میری زندگی کی کسقدر مدت ہو اُن بزرگ نے فرمایا کہ زندگی کا حال کسکو معلوم ہو بی بی نے کہا کہ پھر رزق بھی ضروری پہونچتا ہو جو مقسوم مین ہو روزی رسان ہمارا پروردگار ہو آپکو فکر کرنا بیکار ہو آپ جلدی سدھارین کچھ ہمارے کھانے پینے کی فکر مین وقت نہ گذارین اُن بزرگ کو بی بی کی یہ تقریر نہایت پسند آئی بی بی کی تعریف فرمائی شکر خدا کیا منزل مقصود کا رستہ لیا دوسرے دن اُنکی ایک ہمسائی نے پوچھا کہ بی بی کھڑکی والی آپکے میان باہر سدھارے آپکو کھانے کے واسطے کیا دیگئے ہین اُس بی بی نے کہا کہ بی بی ہمسائی روزی دینے والا تو ہمارا خداوند گار ہو خاوند بیچارے کا اسمین کیا اختیار ہو اور خدا ہر وقت ہمارے پاس ہو پھر ہمکو کیا خوف و ہراس ہو ۔

المؤلفہ

توکل کرو بیبو اختیار	تمھین دیگا روزی خداوند گار

رہو اوسکی مرضی پہ ثابت قدم	نہو گا کبھی تمکو رنج والم

پندرھوان سبق رازداری اور عیب پوشی کے بیان مین امیرزادی س

آنوجی آپکے تصدق سے توکل کی خوبیان تو بخوبی معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ رازداری اور عیب پوشی کے فائدے اور پردہ دری کے نقصان بیان فرمائیے ۔

آنوجی ج

عورت کو چاہیے کہ اپنا اور اپنے خاوند کا بھید چھپائے چاہے جان جائے اپنا بھید کسیکو نہ بتائے جو بہو بیٹی اس بات کو عمل مین لائیگی اچھا پھل پائیگی اور چوری چھوک جائیگی بیشک نرک اٹھائیگی ۔

لمولفہ

راز کو اپنے چھپا ای نیکذات	بات کہدینا نہین ہی خوب بات
بیٹیو بہو چھپاؤ راز کو	حد سے گذرانو نہ تم انداز کو

قرآن شریف مین آیا ہی کہ میان بی بی آپسمین ایک دوسرے کے پردہ دار ہین اور جو ایسے نہون وہ دونون جہان مین ذلیل وخوار ہین ۔

لمولفہ

عورتون کو چاہیے ای ہوشیار	اپنے شوہر کی رہین وہ پردہ دار
عیب شوہر کے اگر ہون سیکڑون	پردہ داری سے کبھی غافل نہون
عیب شوہر بھی انھین کا عیب ہی	اسمین کیا شک بات یہ لاریب ہی

حکایت ایک نان بائی اپنی بی بی کی آزمایش پر آیا جھوٹ موٹ یہ بات زبان پر لایا کہ آج مین جاتا ہون فلانے دشمن کا سر کاٹے لاتا ہون خبردار تو اس بات کو کسی سے نہ کہنا کیسی ہی تجھپر افتاد پڑے مگر چھپائے رہنا اسی طرح بہت سا اصرار کیا

عورت نے خدا و رسول درمیان مین دیا پردہ داری کا اقرار کیا مرد باہر سے جاکے ایک بکرے کی سری خون مین بھری رومال مین باندہ کے لے آیا اور اپنی بی بی کو وہ بندھا ہوا رومال دکھایا کہ دیکھ یہی دشمن کم بخت کا سر ہی اسکو جلدی کہین گاڑ دون ورنہ جان کا خطر ہی اور سری کو مع رومال زمین مین دفن کر دیا اُس جگہہ کو رفع شک کے واسطے لیپ پوت کے برابر کیا اتفاقاً دوسرے روز میان بی بی مین کچھ تکرار ہوئی میان نے بی بی کو ایک طمانچہ مارا اُس بے حیا نے ہاے واویلا مچائی محلے والون کو پکارا کہ دیکھو میرا خاوند بڑا ظالم ہی کل ایک آدمی کا سر کاٹ کے گھر مین گاڑا ہی اسکو گرفتار کرنا لازم تھا محلے والون نے جو یہ بات سُنی سب کہم کھما کے گھر مین گھس آئے تلاشی لی ایک بکرے کی سری گڑی ہوئی نظر آئی خود عورت جعلسازی کی علت مین مجرم قرار پائی پردہ دری نے اُسکو خوب مزہ چکھایا تمام عمر کے واسطے قید خانے مین بٹھایا عمر بھر پڑی وہان سڑا کی کسی نے اُس مردار کی خبر بھی نہ لی ؎

لمؤلفہ

کیا بُری عادت ہی یہ پردہ دری — آدمیت سے یہ کرتی ہی بری
جسکو کچھ بھی ہی ذرا عقل و شعور — اُس سے کرتا ہی حذر وہ پرضرور
پردہ داری خوبی انسان ہی — پردہ درفی الواقعی شیطان ہی
پردہ در دونون جہان مین خوار ہی — پردہ در سے ہر کوئی بیزار ہی
پردہ در کی ہی مذمت چار سو — پردہ در کی خاک مین ہی آبرو

سولھوان سبق رعایت حقوق کے بیان مین امیرزادی سے

آتو جی آپکی شفقت سے رازداری اور پردہ دری کی خوبیان تو اچھی طرح

معلوم ہوئیں اب امیدوار ہوں کہ تھوڑا رعایت حقوق کا حال بھی بیان فرمایئے ۔

آٹھویں ج

عورتوں پر اُنکے شوہروں کے حقوق بیشمار ہیں وہ اُنکی مثل لونڈی کے تا بعد اُن جہان تک اُنکی خدمت بجان و دل بجا لائیں سزاوار ہی کیونکہ خاوند مجازی خداوند گاہی عورت کو چاہیے کہ جس بات میں شوہر خوش ہو اُسمیں اپنی خوشی ظاہر کرے اُسکی مرضی سے باہر قدم نہ دھرے جو کچھ خاوند کو میسر آئے بخوشی و خرمی تمام اُسکو اپنے تصرف میں لائے زیادہ روپے پیسے کی ہوس از بس خراب ہی جان کا عذاب ہمیشہ نہائے دھوئے پاک صاف رہے ایسا نہو کہ اُسکے میلے کچیلے پن سے خاوند کا دل بھاگے اور کراہت کرے اور خاوند کے ادب و لحاظ کو کسی حال میں بھول نہ جائے ہرگز ہرگز کلمات سخت زبان پر نہ لائے جیسے بعضی بیہودہ بدتمیز کہا کرتی ہیں کہ تیری کیا اصل و حقیقت ہی تیرے راج میں مجکو کون سی عیش و عشرت ہی کون سے مجھے جھلاتی ہوں کیا گلچھرے اوڑاتی ہوں ۔ ایسی باتوں سے مرد کا دل پھٹ جاتا ہی کوسوں ہٹ جاتا ہی جو مان باپ کی بیٹیاں لاج و شرم والی ہیں وہ رنج و مصیبت جھیل جاتی ہیں مگر ایسے حرف زبان پر نہیں لاتی ہیں اپنی جان پر کھیل جاتی ہیں ۔

حدیث پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی کہ جس عورت سے اُسکا خاوند بیزار ہی اُسپر رب کریم کی مار ہی قیامت کے دن پکڑی جائینگی دوزخ کی سختیاں اُٹھائینگی ۔

لمولفہ

فرقہ نسواں میں وہی سرفراز	جو رہے شوہر سے باعجز و نیاز
اپنے شوہر کو جو رکھے شاد مان	ہی وہ بیشک مالک خلد و جنان

حکایت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن حضرت بی بی فاطمہ خاتون جنت کے گھر تشریف لائے صاحبزادی کو ملول پایا جوش محبت سے استفسار فرمایا حضرت بی بی نے

آبدیدہ ہوکے عرض کیا کہ باباجان آج مجھپر حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی خفگی ہی دیکھیے کیا خدا کی مرضی ہی پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میری جان جسطرح بنے علی کو راضی کرو انکی ناخوشی سے بہت ڈرو بیٹی جس عورت کا خاوند اُس سے خشنود ہی دونوں جہان مین اُسکی بہبود ہی بیٹی جو نیک بخت عورت اس نیک نیت سے چرخا کاتے کہ شوہر کے کپڑے بنین لاریب اُسکو بہشتی حلے پہننے کو ملین اور اسکے سوا سات سو نیکیان اور بھی انعام پائیگی جنت کی بیبیون مین نیکنام کہلائیگی اے بیٹی اگر خاوند بیمار ہو اور عورت کا دل درکار ہو بلا تامل حوالہ کرے دونون جہان مین اپنا منھ اوجالا کرے جان و دل کیا مال ہی خاوند کے حق سے ادا ہونا محال ہی ٭

لمؤلفہ	
حق شوہر ہی بہت اے عورتو	ہو سکے جسمین ادا کوشش کرو
اپنے شوہر کو جو رکھتی ہی خوشی	خاص بندی ہی وہی اللہ کی

سترھوان سبق حمیت کے بیان مین

امیرزادی سے

آتوجی آپکی جوتیون کے صدقے سے رعایت حقوق کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ حمیت کا حال بھی زیب بیان فرمایئے ٭

آتوجی

حمیت جوہر شرافت ہی بے حمیتی مقتضاے رذالت ہی جو عورتین باحمیت ہین وہی خلاصۂ آدمیت ہین مقبول بارگاہ صمدیت ہین اور حمیت کے یہ معنی ہین کہ اگر خدانخواستہ کسی پر وقت پڑ جائے تو وہ اپنی گاڑھی جمد بیچنے پرونے وغیرہ سے کماکے کھائے نامحرم کو اپنا منھ نہ دکھائے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے عزت و آبرو سے گھر مین بیٹھی رہے حتے الوسع [illegible] کسی سے نہ کہے اپنا پردہ فاش کرنا نہایت [illegible] بیکسی محض ناروا ہی ٭

حکایت جناب امیرؑ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ یا امیر المومنین سوال آپنے فرمایا کہ بے حمیتی ایک بیماری ہی اور مانگنا جان کندنی ہی اور نہ پانا موت ہی ؎

	لمؤلفہ
بے حمیت بے وقر ہی سارے عالم کے حضور	باحمیت معتبر ہوتا ہی اہل شعور

حکایت شہر شاہجہان پور مین خدا بخشے عبد الستار خانصاحب بڑے آبرودار تھے خاص و عام کے نزدیک صاحب وقار تھے اُنھون نے اور اُنکے صاحبزادے نے انتقال کیا دو ساس بہوین اور ایک لونڈی رہگئی اُن عصمت والی بیبیون کا یہ دستور تھا کہ تمام دن چرخا کاتتی تھین پچکین بناتی تھین شام کو لونڈی میرے تیرے گھر کر بیچ لاتی تھی اُسمین وہ بیچارہان کھانا پکاتی تھین جو کچھ پس انداز ہوتا تھا اُسکا کپڑا بناتی تھین الغرض اسی طرح گذر کرتی تھین باعزت و آبرو بسر کرتی تھین جب ساس بہوین کسی عزیز قریب کے گھر جاتی تھین بڑی آن بان سے رہتی تھین مفلسی اور محتاجی کو سیر چشمی کے پردے سے چھپاتی تھین لوگون کو اُنکے حال پر تعجب آتا تھا ہر شخص صد آفرین زبان پر لاتا تھا ایکبار احمد خانصاحب نے کہ بڑے ذی مقدرت تھے اور وابستۂ رشتۂ قرابت تھے عید کے دن پارمن پختہ فطرے کے گیہون مسکین تصور کرکے اُنکے گھر بھیجے خدمتگار نے آکے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی لونڈی باہر نکل آئی خدمتگار نے لونڈی سے کہا کہ احمد خانصاحب نے یہ فطرے کے گیہون تمھاری بی بی کے واسطے بھیجے ہین لونڈی نے اندر جاکے یہ حال بیان کیا وہ بی بی حمیت والی ناراض ہوکے بولی کہ خدمتگار سے جاکے کہدے کہ گیہون پھیر لیجائے اور اپنے میان سے کہدے کہ اسکو بیچ کر اپنی بی بی کے کپڑے بنائین یہ آج اُنکے دل مین کیا خطرہ سمایا ہی اُنھون نے ہمارے دشمنون کو محتاج ٹھہرایا ہی ہم بیوہ ہین تو کیا ہوا اگر فضل خدا ہمارے شامل حال ہی وہ بیچارے ہمین کیا دینگے اپنا منھ تو پہلے بنائین اُنکی کیا مجال ہی یہ باتین سُن کے خدمتگار کان دبا

پلٹ آیا احمد خانصاحب کو سارا حال کہ سُنا یا وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوے اُن مردانی عورتون کی حمیت کے ثنا خوان ہوے اللہ اللہ کیا باہمت اور باحمیت عورتین تھین کیون نہو شریف زادیان ایسا ہی عمل مین لاتی ہین یہ کیا بات ہی اس سے بڑھ بڑھ کے کر جاتی ہین ٭

لمؤلفہ

شرافت کا جوہر اگر کوئی پوچھے	تو کہدو حمیت حمیت حمیت
حمیت کا خلعت خدا جسکو بخشے	وہ ہی صاحب جاہ باشان و شوکت

اٹھارھوان سبق حسد کے بیان مین امیرزادی س

آپتو جی حضور کی برکت سے حمیت کے اوصاف تو معلوم ہوے امیدوار ہون کہ تھوڑا سا حسد کا حال بیان فرمائیے ٭

آپتو جی ج

حسد آدمی کے واسطے ایک بڑا آزار ہی حاسد پر خدا و رسول کی پھٹکار ہی حاسد کو کوئی فرد بشر نیک نہین کہتا ہی اُسکے گلے مین سارے جہان کی نفرین کا طوق رہتا ہی وہ کبھی آرام نہین پاتا ہی اورون کے چین و آرام دیکھ کے دل ہی دل مین جل جل کے خاک ہوا جاتا ہی ٭

بیت

حاسد کو ایک دن نہین صحت جہان مین	رنج حسد ہی جان ہی جبتک کہ جان مین

حاسد سے خدا ہی بچائے وہ پورا شیطان ہی بطفیل آل رسول اُسکی صورت خواب مین نہ دکھائے حاسدون کی مذمت سے قرآن و حدیث معمور ہی جہان دیکھو وہان اُنکی برائی مذکور ہی حاسد حصول مراد سے شاد کام نہین ہوتا ہی تمام عمر مایوسی سے اپنی تقدیر کو روتا ہی کیونکہ وہ بندگان خدا کا عدو ہی اسلیے رنج حسد مین مبتلا اور

سب کے آگے زردہ ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حسد نیکیون کو اسطرح کھاتا ہی جسطرح آگ کا شعلہ گھانس کو جلاتا ہی ٭

لمؤلفہ	
حسد سے بڑھکے نہین کوئی خوے بد یارو	بس احتراز کرو اس سے احتراز کرو
فرشتہ خویون کو شیطان حسد بناتا ہی	جو جنتی ہین انھین آگ مین جلاتا ہی

اونیسوان سبق نصایح متفرقات مین

امیرزادی س

آتوجی میری کیا مجال ہی جو آپکی مہربانی کا شکریہ ادا کرون کہ آپکی بدولت کیسی کیسی مفید باتون سے لونڈی کو آگاہی حاصل ہوئی اب امیدوار ہون کہ چند نصیحتین متفرقات جو میرے حق مین نہایت فائدہ بخش ہون ارشاد فرمائیے ٭

آتوجی ج

بیٹی نصیحتین تو سیکڑون ہین اگر آدمی حضرت خواجہ خضر کی عمر بھی پائے تو بھی اُنکی تفصیل سے عاجز ہوجائے مگر مین چند وہی باتین بیان کرتی ہون جو نہایت ضروری ہین

نصیحت غم اور خوشی کی زیادتی آدمی کو ہلاک کرتی ہی چین اور آ[illegible] خاک کرتی ہی ٭

نصیحت خاوند کی نافرمانی عورت کے [illegible] ہی نافرمان عورت کا شیطان پیشوا ہی

لمؤلفہ	
خدا کے حکم سے شیطان نے جو کیا انکار	اسی سے اسکے گلے مین ہی لعنتی کا ہار

نصیحت کاموں مین جلدی اور سستی معیوب ہی ہر امر مین توسط محبوب ہی ٭

نصیحت اپنے آپکو عقلمند تصور کرنا محض نادانی ہی اسکا انجام حیرانی و پشیمانی ہی ٭

المؤلفہ

بس اپنے کو دانا وہی جانتا ہی | کہ جو احمقی سے سراسر بھرا ہی

نصیحت دنیا کے مال و دولت پر غرور کرنا حماقت ہی یہ کمظرفون کی عادت ہی ٭

المؤلفہ

مال دنیا پر نہ کر ہرگز غرور | ہی یہ کمظرفی کا طرزای باشعور

نصیحت اپنی تعریف سن کے خوش ہونا خلاف دانائی ہی عقلا کے نزدیک خودستائی سراسر بیحیائی ہی

نصیحت خوراک و پوشاک ایسی نہ اختیار کرے کہ جسمین ہنسا جاے وہی چاہیے کہ ہرکس و ناکس کو پسند آئے ٭

نصیحت کھانے پینے سونے جاگنے وغیرہ کے اوقات مقرر کرنا ضرور ہی ورنہ تندرستی مین فتور ہی ٭

المؤلفہ

منضبط اوقات کو رکھو ضرور | ورنہ ہوگا تندرستی مین فتور

نصیحت کوئی چیز قرض لینا ناروا ہی قرضداری ایک بلاے جانگزا ہی ٭

المؤلفہ

لینا نہ کبھی قرض سخافت ہی عزیزو | بڑھ کر نہین اس سے کوئی آفت ہی عزیزو

نصیحت آزمودہ کو آزمانا نادانون کا کام ہی جس سے ایکبار نقصان اٹھایا ہو دوسری بار اُسپر اعتماد کرنے کا بُرا انجام ہی

ایسی چند نصیحتین جنکا عمل مین لانا خاص عورتون کے نزدیک واجب ہی

نصیحت غصے مین آکر اپنے تئین کوسنا ناروا ہی بھلا کوئی بھی بغیر اجل آئے مرا ہی اور یہ بات کمبختی لاتی ہی موت کے بالعوض سختیون کا مزہ چکھاتی ہی ٭

نصیحت ناراض ہوکے اپنے خاوند کو کوسنا کہ بختی کی ماریونکا شعار ہی جسکی

یہ عادت ہی اُس عورت کے سر پر شامت سوار ہی ٭

نصیحت سائل کو جھڑکنا بہت بُرا ہی اس بات سے خدا خفا ہی جب کوئی محتاج سائل ہو اگر موجود ہو حاضر کرے ورنہ نرمی سے پھر مانگے کہے ٭

نصیحت ہوتے ہوائے ناشکری نہ کرنا چاہیے نہین تو جیسا کہتا ہی ویسا ہی ہو جائیگا اپنا کیا پائیگا ٭

نصیحت ہر وقت بڑی چیز اُٹھانا چھوٹی سچی قسمین کھانا اچھا نہین ہی اسکی بُرائی کہین سے کہین ہی ٭

نصیحت کسی شخص کو کوئی چیز کھاتے پیتے دیکھ کے للچانے سے سبکی نظرون مین حقیر ہو جاتا ہی ندیدہ اور نظر باز کہلاتا ہی ٭

لؤلفہ

شیفتہ کی یہ نصایح جو عمل مین لائیگا | دو جہان مین سب مرادین اپنی وہ پائیگا

بیسوان سبق علم کے بیان مین
امیرزادی س

آلوجی آپکی الطاف فرمائی کی کس زبان سے تعریف کرون کہ آپکے طفیل تہذیب اخلاق کے مراتب بخوبی معلوم ہوئے اب امیدوار ہون کہ کوئی ایسی بات بتلائیے کہ جسکے حاصل کرنے سے یہ سب باتین بآسانی دریافت ہو جائین ٭

آلوجی ج

یہ سب باتین علم کے ذریعے سے بآسانی تمام حاصل ہو سکتی ہین کیونکہ ان سب باتون کا علم ہی پردار مدار ہی جو عالم ہی وہ ہر امر سے واقف کار ہی علم انسان کو راہ نیک بتاتا ہی بُرائی اور گمراہی سے چھوڑاتا ہی جو عورت دولت علم سے مالا مال ہی دین دنیا مین صاحب عزت و اقبال ہی میکے سسرال مین عزت و حرمت پاتی ہی ہر جگہ سب سے پہلے

پوچھی جاتی ہے اکثر عورتین علم کے ذریعے سے تمام خلق مین ممتاز بین مردون پر سرفراز بین
خیال کرو کہ رضیہ بیگم شمس الدین بادشاہ کی بیٹی نے بسبب علم اور ہوشیاری کے
۶۳۴ھ مین تخت سلطنت پر جلوس کیا بھائی کو باوجود اسکی حقیت کے خارج کردیا
رعایا نے بھی اسکو عقلمند جانکر بادشاہ بنایا اسکے بھائی نے اپنی جہالت اور غفلت کا
کیا کچھ پھل پایا بجز حسرت و افسوس اور کچھ ہاتھ نہ آیا ۔

ملکہ الزبتہ نے ۱۵۵۸ء مین تخت انگلستان پر جلوس فرما ہوکے علم ہی کی وجہ سے
کیا کچھ نام حاصل کیا اگلے بادشاہون کے نام کو لوگون کے دل سے بھلادیا عالمون فاضلون
کی کیسی قدردانی کی علم و کمال کو کس درجہ ترقی بخشی کیسے کیسے اسکے عہد مین فنون
استاد ہوئے کتنے نئے فن مثل فلسفہ جدید وغیرہ ایجاد ہوئے علم کی برکت سے اسکی
مستقل مزاجی اور بیدار مغزی اور انجام اندیشی انگلستان کے سب بادشاہون سے
چار چند مشہور ہے تواریخ کی کتابون مین جابجا اسکا حال مسطور ہے سب سے بڑھ کے
اسنے یہ بڑا کام کیا کہ انگلستان کے بادشاہان پیشین کی قرضداری کا بار اپنی گردن سے اوتار لیا ۔

دیکھو جناب ملکہ وکٹوریہ صاحبہ وام ملکہا ہمارے زمانے مین بسبب
افزونی علم کے ساتون ولایت کی جہان پناہ ہین دنیا مین انکا مقابل کوئی نہین ہے
اپنے وقت کی شاہنشاہ ہین جسکو دیکھو بسبب عدل و داد کے انھین ہزارون دعائین
دیتا ہے صبح اٹھ کے انکا مبارک نام لیتا ہے انکی خوش نیتی سے جسکو دیکھو وہ تحصیل
علم مین مشغول ہے جہان دیکھو وہان مدرسہ نسوان و اسکول ہے بیٹی اسوقت کو
غنیمت جانو ہماری نصیحت مانو ملکہ معظمہ کو دعائین دو بخاطر جمعی جو سیکھنا ہو سیکھ لو
ایسا وقت پھر ہاتھ آنا محال ہے ایسی ملکہ کا سرپرست ہونا تمہارا اقبال ہے ۔

	المؤلفہ	
علم کی اہل علی کیا شان ہے		حافظ دین رہبر ایمان ہے

علم سے ہی کار دنیا کا نظام	علم سے ہی آخرت کا انتظام
علم کی دولت سے جو نہی کامیاب	سربلندی مین ہی مثل آفتاب
علم سے اعزاز اور اکرام ہی	علم سے ہر کار نیک انجام ہی

باب دوم

کھانا پکانے اور کھانے اور سینے پرونے نشست و برخاست کے آداب مین

پہلا سبق کھانا پکانے کے بیان مین

امیرزادی س

آنوجی حضور کی مہربانی کا شکرانہ کس طرح ادا ہو کہ آپکے افضال سے علم کی خوبیان بھی معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ کھانا پکانے اور پکوانے کے طریقے بھی تعلیم فرمایئے ٭

آنوجی ج

عورت کو چاہیے کہ صبح تڑکے اٹھ کے اگر مقدور والی ہو تو مونڈھون باندیون ماماؤن پیش خدمتون وغیرہ کو جگوائے سب پر حکم لگائے اول پاخانے پیشاب سے فراغت بہم پہونچائے بعدہ طہارت کرکے خدا کی بندگی بجالائے پھر مکان مین ستھرائی دلوائے خاصے کی طیاری کے واسطے تاکید فرمائے خود کچھ سینے پرونے مین دل بہلائے کامدانی اور چکن وغیرہ کے بیل بوٹے بنائے ٭

اور اگر کسی بیچارے بھلے آدمی غریب کی بی بی ہو تو اسکو چاہیے کہ اللہ کی عبادت سے فارغ ہو کے کھانے پکانے کے برتن صاف کرے بعد ازان بڑے ستھرے پن سے چولھے پر ہانڈی چڑھائے صفائی اور پاکیزگی سے کھانا پکائے اگر بال بچون والی ہو تو ایسا لٹر سٹر نکرے کہ ایک ہاتھ سے لڑکے کو آبدست نوائے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا پکائے کہ جسکو دیکھ کے مرد کا دل گھن کھانے سے نفرت ہو جائے بلکہ

عورت کو بڑی صفائی سے کام کاج کرنا مناسب ہی خیال طہارت واجب نہین تو گھنانی کہلائیگی پھوہڑ اور بد سلیقہ مشہور ہو جائیگی غرض جب کھانا بڑی پاکی اور صفائی سے طیار ہو جائے تو آپ باورچیخانے سے نکل کے تھوڑی دیر انگنائی مین ہوا کھائے کہ پکانے کی گرمی بدن سے دور ہو طبیعت کو فرحت اور سرور ہو ٭

	لولعہ
اس طرح باتمیز اگر ہوگی	سارے کنبے مین نامور ہوگی

دوسرا سبق کھانا کھانے کے آداب مین

امیر زادی س

آنو جی آپکی عاطفت سے کھانا پکوانے اور پکانے کا طریقہ تو معلوم ہوا اب امیدوار ہی کہ کھانا کھانے کے آداب بھی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیے ٭

آنو جی ح

اپنے گھر مین جب کھانے کا ارادہ کرے تو اول دونون ہاتھ اور منھ اور ناک بخوبی پاک وصاف کرے اور اگر چھوٹا بچہ کچھ چاٹتا ہو اگود مین ہو تو اُسکا منھ ہاتھ بھی اچھی طرح دھودے اور بڑے ادب سے اگر ٹون دسترخوان کے کنارے بیٹھے اور بسم اللہ کرکے کھانا فوشجان کرے ٭

اور اگر کہین مہمان ہو تو خود بخود کھانا نہ شروع کرے بلکہ گھر والی کے حکم کی منتظر رہے اور سب کھانے والیون سے پہلے ابتدا نہ کرے اور تین انگلیون سے زیادہ کھانے مین نہ بھرے انگلیان چاٹتی نہ جائے نوالہ کھانے مین منھ زیادہ نہ پھیلائے سڑسے چبانے کی آواز باہر نہ نکلے بڑے بڑے لقمے نہ توڑے نہ روٹی کی طرح نہ کھائے اندازسے نوالہ اٹھائے گل ہتھا لگاکے کھانا بری بات ہی اور روٹی کا گودہ الگ کرکے کھانی روٹی کھانا بھی واہیات ہی اچھی چیز پر ہاتھ لپکانا برا ہی بلکہ اورون کی طرف

چپکے سے سرکا دینا اولے ہی اور دن کے نوالون کی طرف نظر نہ اُٹھائے مُنھ سے کوئی چیز روئی وغیرہ دسترخوان پر نہ گرنے پائے اور جو کھانا آگے آئے اُسمین اس خوبصورتی سے ہاتھ لگائے کہ اگر پس خوردہ دوسرے آدمی کو ملے تو اُسے نفرت نہو جائے اور دیر تک نہ کھائے اور سب کے پہلے اُٹھ جائے اگر خود کھا چکے اور سب کھاتے ہون تو اُنکا ساتھ دینا ضرور ہی سب کے پہلے اُٹھ جانا ادب قاعدے سے دور ہی اور اگر اپنا یا ماں باپ بھائی کا گھر ہی تو اختیار ہی جب تک چاہے کھائے کچھ نہین تنگ دعا رہی اور جب کھانے سے فراغت ہو تو ہاتھ منھ بخوبی دھوئے پاندان کھول کے پان لگائے اول اوروں کو گلوریان دے پھر آپ کھائے ۔

تیسرا سبق چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے بیان مین امیرزادی س

آتو جی کھانا کھانے کے آداب تو آپ نے بیچیز کو بخوبی بتلائے اب امیدوار ہون کہ لطف فرما کے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے طریقے بیان فرمائیے ۔

آتو جی ج

عورت کو چاہیے کہ آہستہ آہستہ قدم رکھے ادھر اودھر نظر نہ کرے جو عورت جلدی جلدی قدم اُٹھاتی ہی بدتمیز کہلاتی ہی اور جھوم جھوم کے چلنا بھی بُرا ہی یہ چال چلن سوائے بھوپیٹیون کے اوروں کو سزا ہی اور بار بار پیچھے پھر کے دیکھنا بڑا عیب ہی اس طریقے کا منجر بفساد ہونا لاریب ہی عورت اگر کہین مہمان جائے تو لازم ہی کہ قرینے سے ایک جگہ اپنا زانو جمائے اودھر اودھر نہ جھانکے نام نہ رکھوائے جو عورت ادب سے ایک جگہ بیٹھی رہتی ہی وہ بھاری بھرکم ہی سب اُسکا پاس و لحاظ کرتے ہین اگرچہ وہ سن و سال مین کم ہی اور گھٹنے پر سر رکھ کے بیٹھنا غمگینی کی علامت ہی اور گردن اُٹھائے بیٹھنا بیوقوفون کی عادت ہی چار آدمیون مین بیٹھ کے ناک مین اُنگلی نہ ڈالے گجوانہ نکالے

انگڑائی سے احتیاط کرے جمہائی کا انضباط کرے سبکے سامنے ناک چھینک دینا اور اوگال ڈال دینا بھی بے تمیزی مین داخل ہی جسکو ان باتون کا خیال نہین ہو وہ شعور سے خالی محض غافل ہی چلنے بیٹھنے مین کوئی عضو نہ کھلنے پائے اپنے بیگانے مین انگشت نما نہو جائے اور جو بات کہے خوب سمجھ بوجھ کے کہے ہرزہ گوئی نہ کرے ورنہ چٹکیون مین اوڑائی جائیگی مفت کی شرمندگی اٹھائیگی ؎

المولفہ

عورتون مین ہی وہی پاکیزہ تر	باحیا ہو اور ہی نیچی نظر
نیک بی بی ہو وہی دانشور و	جو حیا و شرم سے معمور ہو
جسکے دیدے مین نہو شرم و حیا	بے ادب مشہور ہو گی جا بجا

چوتھا سبق سینے پرونے کے بیان مین

امیر زادی س

آتو جی آپکی مرحمت سے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے آداب تو بخوبی معلوم ہوئے اب امیدوار ہون کہ سینے پرونے کے کچھ قاعدے بھی ارشاد فرمائیے ؎

آتو جی ج

سینا پرونا عورت کے حق مین بڑی مفید چیز ہی سینے پرونے سے عورت ہر دل عزیز ہی لڑکیون کو چاہیے کہ ہر روز بلا ناغہ پہر بھر جالی کاڑھا کرین اپنی عقل سے استینون مین بیل بوٹے نکالا کرین جب استینین کاڑھنے مین بخوبی اُستاد ہو جائین تو دوپٹے بازار سے چھپوا کے تیمچی کی چکن پر ہاتھ بٹھلائین جب اُسمین کچھ واقفیت پیدا ہو جائے تو چوگوشیہ ٹوپیان چھپوا کے مُرّی اور پھندے کی چکن کا لگا لگائین جب اُسمین بھی بے مثال ہو ہاتھ کی صفائی بدرجہ کمال ہو تو پھر اختیار ہی جو چاہے انگرکھا ٹوپی دوپٹہ کُرتی کاڑھے بنائے ماں باپ کو اپنی ہنرمندیان دکھائے اور کشمیر بیونت کاٹ چھانٹ مین بھی مہارت

بھم ہو نچائے جو سینا پرونا آگے آئے اُس سے جی نہ چھپائے ہر کپڑے کو ایسا کترے بیونتے کاٹے چھانٹے کہ درزی کے کان کاٹے ٹانکا ایسا لگائے کہ نا معلوم ہو درز ایسی سیے کہ ایک بار یک دھاگا مفہوم ہو زنانے کپڑے بھی ایسے سیے کہ بڑی بڑی مغا نیان دیکھ کے چکرائین ساری اُستادی بھول جائین جو ڈکیان سینے پرونے سے جی چُراتی ہین جب گھر بارہ والی ہوتی ہین اپنے کام مین عاجز آتی ہین پھوہڑ کہلاتی ہین قطعدار کپڑے کو ترس جاتی ہین ٭

المؤلفہ

وہی ہو عورتون مین سب سے ہشیار — جو ہو سینے پرونے سے خبردار
خردمندی سے کپڑا ایسا چھانٹے — کہ سارے درزیون کے کان کاٹے
جو درزی اُسکا کپڑا دیکھ پائے — خجل ہو کر سوئی اپنی چُرائے
ہو ایسی بیل بوٹے مین بھی اُستاد — کہ شاگردی کرے مانی و بہزاد
دکھائے وہ عجائب سوئی کے کام — کہ حیرت مین ہون اُس سے خاص اور عام

خاتمہ اولاد کی پرورش مین

اولاد ماں باپ کے پاس اللہ تعالے کی امانت ہی اُنکے پالنے پوسنے پڑھانے لکھانے مین بڑا خیال چاہیے ورنہ امانت مین خیانت ہی جب اللہ تعالے انسان کو اولاد عطا کرے تو اُسکا لاکھ لاکھ شکر ادا کرے بہت عمدہ اور افضل ڈھونڈھ کے نام رکھے ہر وقت اُنکی تیمارداری مین مشغول رہے اور دو دو حتے الامکان ماں ہی کو پلانا اولے ہی انا کا دودھ لڑکے کے حق مین نہین اچھا ہی اگر انا کی اصالت مین کچھ فتور ہی تو اُسکا کسی قدر اثر لڑکے مین آنا ضرور ہی اور روز اول سے ہر بات مین اُسکے سامنے اللہ کا نام لے تاکہ پہلے پہل اُسکی زبان سے اللہ ہی کا نام نکلے جب لڑکا تین پورے دو برس کے ہو جائین تب اُنکا دودھ بڑھائے اور افضال الٰہی کا شکر بجا لائے نیک باتین سکھائے بُری باتون سے ڈرائے عمدہ عمدہ مزے دار کھانے نہ کھلائے نفیس نفیس خرچ دار

کپڑے نہ پہنائے ورنہ اُنکو ابھی سے اچھے بُرے کھانے کپڑے کا خیال ہوگا جوانی مین
اُنکی جان کا وبال ہوگا بلکہ دال روٹی یا سالن روٹی کی عادت ڈالنا اُنکے حق مین
اچھا ہی سادی پوشاک پہنانا زیبا ہی اور کھانا کھانے کے آداب بھی تعلیم کرے اُنکی
تعمیل پر جسطرح ہوسکے مستقیم کرے کہ دہنے ہاتھ سے چھوٹا نوالہ اُٹھائے خوب چبائے
جلدی جلدی نہ نگل جائے ادھر اودھر نظر نہ کرے دال سالن مین کپڑا نہ بھرے
شب و روز مین صرف تین بار کھلائے ٹھوسا ٹھوسا کے بھوکے زدہ نہ بنائے بلکہ اُسکو
اکثر لون بہلائے ایسی ایسی باتین زبان پر لائے کہ ہا بیٹا زیادہ کھانا بُری بات ہی بالکل
واہیات ہی کم کھانے سے جی کو آرام ہی زیادہ کھانا گاے بیل کا کام ہی جو میان بیٹے
کم کھاتے ہین اچھی اچھی چیزین پاتے ہین تاکہ وہ ڈر جاے ہر وقت کھانے کی دھوم نہ مچائے
اور بڑے لڑکون کی صحبت سے بچائے کوئی کہ لے اوپ اُنکے پاس پھٹکنے نہ پائے کیونکہ
صحبت کا اثر ضرور ہی تخم تاثیر صحبت کا اثر مثل مشہور ہی جب خدا کے فضل و کرم سے چار برس
چار مہینے کا ہو جاے لڑکی ہو خواہ لڑکا اُسکی بسم اللہ کرے پڑھنے بٹھائے اگر لڑکی ہو
تو ایک بڑھیا ماما دیانت دار نیک کردار کے ساتھ ڈولی مین سوار کرکے مدرسۂ نسوان مین
ہر روز بھیجا کرے تاکہ وہان جب ضابطہ تعلیم پائے تھوڑے دنون مین علم و ہنر
سیکھ جائے اور اگر لڑکا ہو تو اُسکا بھی اسکول مین سپرد کرنا اولے ہی کہ وہان جلد پٹ
ہندی فارسی عربی انگریزی مین ہوشیار ہو جائے چند روز کے عرصے مین صاحب سند
و اعتبار ہو جائے اور یہ بھی خیال رکھے کہ جب لڑکی لڑکا مدرسہ سے پڑھ کے گھر مین
آئے تو لہو و لعب مین آوارہ نہونے پائے لڑکی سے کھانا پکانے سینے پرونے کا کام لے
لڑکے کو لکھنے اور سبق یاد کرنے کا حکم دے اور ہر روز جب سب کامون سے فراغت پائین
تو تھوڑی دیر کھیل کود مین بھی دل بہلائین قیدیون کی طرح ہر وقت محبوس نکرے
کھیل کود سے مایوس نکرے اور جب سلیقہ شعاری سے کوئی کام بنائین تو حسب مقدور

انعام بھی پاوین اور شاباش و آفرین بھی کہے کہ آیندہ کو اُنکا دل بڑھے اور اگر اتفاقاً کوئی خطا کرے اور ڈر کے مارے اُسکا اخفا کرے تو تجاہل عارفانہ مضر و بہ ہر وقت زجر و توبیخ طریقۂ تعلیم سے دور ہی جو لڑکے ہر وقت بات بات مین مار دھاڑ کھاتے ہین وہ ڈھیٹ ہو جاتے ہین کھلم کھلا جو جی چاہتا ہی کرتے ہین مار سے پھر نہین ڈرتے ہین اور اگر بار بار تقصیر ہی تو اُسکی یہ تدبیر ہی کہ سب سے چھپا کے اُسے چشم نمائی کرے اور سمجھائے کہ خبردار یہ حرکت بارہ گر نہونے پائے نہین تو بہت شرمایگا سب کے آگے ذلت اُٹھائیگا اور ایسی ایسی باتین اُنکے ذہن نشین کرے کہ تحصیل علم و ہنر شرفا کا کام ہی جاہل بے ہنر گلی گلی بدنام ہی نرمی اور ملنساری نشان شرافت ہی لڑنا بھڑنا غرور کرنا یہ حماقت ہی اپنے بڑے بوڑھون کا ادب بجا لاؤ اور خردون کو کچھ پیار دو اور محبت سے پاس بٹھاؤ اور بزرگون کی طرف پشت کرنا اور کسی سے نہ ڈرنا بیفائدہ باتین بنانا بڑے بوڑھون سے نہ شرمانا ناک یا منھ مین اُنگلی ڈالنا کسی کے سامنے کھنکھار کے تھوکنا یا ناک کا گجو وغیرہ نکالنا بڑی بے ادبی ہی یہ عادت بہت بری ہی غرض اسیطرح تعلیم و تلقین کرتے کرتے جب لڑکی دس برس کی ہو تو اُسکو اچھے گھر مین بیاہے خاوند اور ساس سسرون کی تابعداری کرنا سکھائے اور لڑکا جب پڑھ لکھ کے پایۂ اعتبار مین آئے لیاقت کی چند سندین بہم پہونچائے اُسوقت کسی اچھے خاندان مین ماں باپ کی بیٹی سے جو صورت شکل چال چلن علم و ہنر مین اچھی ہو اُسکی شادی کرے اپنی خانہ آبادی کرے انشاء اللہ تعالےٰ وہ لڑکا از بس خوش سیر ہوگا سارے جہان مین نامور ہوگا ٭

المؤلفہ

بصد مہر دل پالو تم اولاد	کہ ہی حق کی امانت ہو نہ برباد
کرو علم و ہنر سے اُنکو ماہر	کہ ہون ادناس نادانی سے طاہر
بزرگون کا ادب اُنکو سکھاؤ	نہ اُنکی تربیت سے باز آؤ

NOT TO BE ISSUED

سکھاؤ اُنکو تم تہذیب و اخلاق — کہ تا ہو جائین وہ مطبوع آفاق
ہر اک جا اُنکی قدر و منزلت ہو — ہر اک اُنکا مدیح اہلیت ہو
کرین دنیا مین جا حاصل جاہ و دولت — رہین خوش خرم و بامان و مشوکت
ثنا خوانی ہو اُنکی چار سو مین — دعا دے اُنکو ہر کس کو بکو مین
بخوبی وہ تحسین پائین کرائین — دلی مقصود سب اُنسے برائین
نتیجے پرورش کے اُنسے پاؤ — ہزارون فائدے اُنسے اٹھاؤ
مبارکبادیان دین دوست آکے — کرین خاکستر اعدا کو جلا کے
مری بھی یا خدا تیرے کرم سے — یہ دل کی آرزو جلدی سے نکلے
کہ ہو علامہ فخر الدین احمد — طفیل آل و اصحاب محمد

کرا اُسپر ایسی اپنی مہربانی — کہ حاصل ہو مراد دو جہانی
صفات نیک سے معمور کردے — جہان مین ہر طرف مشہور کردے
وہ افعال جمیل اُس سے عیان ہون — کہ اخیار زمانہ مدح خوان ہون
برائین شیفتہ کے سب مقاصد — رہین خوش دوستا و رنا شاد حاسد

الحمد للہ والمنہ تم تہذیب النسا

تمام شد

قطعۂ تاریخ ہجری تالیف رسالۂ ہذا از مؤلف

یہ تہذیب نسوان کا نسخہ ہے خوب — جہالت کے رکھتا نہین درد کو
سن ہجری اُسکا لکھ اے شیفتہ — کہ ہو نوشدارو یہی عورتو

۱۲۸۹ھ

قطعۂ تاریخ از گلفشانی قلم جادو رقم شاعر با طبع لطافت مشحون منشی لال بہادر صاحب متخلص بمحتون میر بخشی سرکار فیض آثار جناب آنریبل سر مہاراجہ دنگجے سنگھ صاحب بہادر کے سی ایس آئی والی

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

بلرام پور و تلسی پور وغیرہ دام اقبالہ شاگرد رشید مؤلف کتاب ہذا

جو تصنیف شد این رسالہ کہ ہست — ہوائے فصاحت ازو دلپذیر
سن ہجریش کرد مفتون تلاش — بدل گفت ہاتف عبارت چہ خوب
۱۲۸۹

قطعہ تاریخ طبع زادہ لالہ رام رتن لال صاحب معروف بتخلص شاگرد مؤلف کتاب

شیفتہ کا رسالہ نادر ہو — کہتے ہیں شیخ و شاب صل علےٰ
سال فصلی لکھ اسکا ای معروف — خوب اچھی کتاب صل علےٰ
۱۲۸۹ فصلی

قطعہ تاریخ از منشی محمد حسن خانصاحب تخلص مشہور رکرت پوری شاگرد مؤلف کتاب ہذا

رسالہ لکھا شیفتہ نے عجیب — نصائح کا پھولا ہی گویا چمن
کہی اُسکی تاریخ مشہور نے — کہ اچھا گل بوستان سخن
۱۲۸۹

قطعہ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک منشی غوث محمد خانصاحب عاقل شاگرد مؤلف کتاب

کہی واہ واخوب نادر کتاب — نصائح سے معمور ہی سربسر
جو عاقل نے کی سال فصلی کی فکر — کہا دل نے لکھ دے فصاحت اثر
۱۲۸۹

قطعہ تاریخ از منشی نند پرشاد صاحب تھرڈ ماسٹر اسکول دارالریاست بلرام پور شاگرد مؤلف کتاب ہذا

این نسخہ کہ شیفتہ نمودش تالیف — حقاست خزینہ ہدایات خلق
آشفتہ چو سال ہجریش خواست سرودش — گفتا گنجینہ ہدایات خلق
۱۲۸۹

قطعہ تاریخ از منشی سلطان علیخانصاحب تخلص سلطان خلف الرشید راجہ ریاست علی خانصاحب مرحوم رئیس اترولہ شاگرد مؤلف

لکھا کیا شیفتہ نے پند نامہ — نصائح کا کھلا گلزار ہی یہ
لکھا ای سلطان زرہے انس تاریخ — کہ دیکھو گلشن بیخار ہی یہ
۱۲۸۹

قطعۂ تاریخ ریختۂ خامۂ جواہر نگار یکتائے روزگار شاعر جلیل سخن دان نبیل واقف رموز شاعری رشک خاقانی و انوری برگزیدۂ بارگاہ صمد جناب مولوی رشید الدین احمد صاحب متخلص بہ رشید برادر کلان مؤلف ہیڈ ماسٹر مدرسۂ سلون دام ظلہ

لکھا اور رسالہ واہ کیا تہذیب نسوان ہین	کہ اُسمین فائدہ دنیا و دین کا بے نہایت ہی
رشید خستہ نے تاریخ ہجری یہ کہی اُسکی	حکیموں طالبون کو مشعل راہ ہدایت ہی
۱۲۹۹ھ	

ولہ

کیا خوب لکھا ہی یہ رسالہ	کیونکر نہو اُس سے دل کو رغبت
لکھا اسکی تو ای رشید تاریخ	ہی نسخۂ کیمیائے حکمت
	۱۲۹۹ھ

قطعۂ تاریخ عیسوی از مؤلف کتاب

کہا تہذیب نسوان مین رسالہ	یہ اک ہفتے مین مین نے دل لگا کر
لکھا یہ شیفتہ نے عیسوی سال	یہ لکھا ہی پے نذر ڈرکٹر
	۱۸۸۲ء

داخلہ نمبر	۸۷۶۸
فن نمبر	الف ۹
کتاب نمبر	ل ۲۶